صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 22 اپریل 2003ء بمطابق 19 صفر المظفر 1424 ہجری صبح گیارہ بجکر ستاون منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

وَلَا تَهِنُواْ وَلَا تَحْزَنُواْ وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ O إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُۥ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِينَ ءَامَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَآءَ ۗ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظَّـٰلِمِينَ O وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِينَ ءَامَنُواْ وَيَمْحَقَ الْكَـٰفِرِينَ۔

(ترجمہ): یہ (قرآن) لوگوں کے لئے بیان صریح اور اہلِ تقویٰ کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ اور (دیکھو) بے دل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔ اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو متمیز کردے اور تم میں سے گواہ بنائے اور خدا بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو خالص (مومن) بنادے اور کافروں کو نابود کردے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

اراکین کااظہار تشکر

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے حزب اختلاف کے ممبروں کا شکریہ ادا کرتاہوں، انہوں نے جو مثبت رویہ اختیار کیا، اس سارے معاملے میں انور کمال صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتاہوں کہ انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

(شور)

Mr. Speaker: Order please.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: اور میں یقین دلاتاہوں کہ ان شاءاللہ ٹریژری بنچز کی جانب سے مکمل تعاون ہوگا۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ہم آپ کے انتہائی مشکور ہیں کہ آپ کی کوششوں کی وجہ سے آج اس اجلاس میں پھر وہی ماحول دوبارہ واپس آیااور یہ آپ کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے جو آپ نے اپوزیشن اور گورنمنٹ کے درمیان ایک پل کا کردار ادا کیاہے، جناب سپیکر! جب آپ اس کرسی پر تعینات ہوئے تو ہم نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ کی اور آپ کی کرسی کی حیثیت ایک پل کی سی ہے اور ایک Liaison کی ہے حکومت اور اپوزیشن کے درمیان، کیونکہ جب بھی اپوزیشن کو کوئی شکایت ہوتی ہے تو آپ کے ذریعے سے ہی وہ حل ہوسکتی ہے، کیونکہ نہ تو اپوزیشن، گورنمنٹ کے ساتھ اتنی Liaison رکھ سکتی ہے، لہذا آپ اس کرسی پر سے ہی یہ کردار ادا کر سکتے ہیں اور آپ نے اس کردار کو صحیح طور پہ ادا کیا اور ایک پل کا کردار ادا کرتے ہوئے اپوزیشن اور حکومت کے درمیان اس ماحول کو دوبارہ واپس لائے جو اس اسمبلی کا حصہ اور روایات ہے، ایک بار پھر اس اسمبلی کو صحیح طریقے سے چلایا گیا اور آج ایک بار پھر آپ نے ان روایات کو برقرار رکھا، میں اپنے ساتھیوں کا اور حکومت کے ساتھیوں اور باقی سب کا بھی شکریہ ادا کرتاہوں، جن کے باہمی تعاون سے دوبارہ یہ ماحول واپس آیا۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، مشتاق احمد غنی صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی: جناب، کل جو واقعہ ہوا، اس کا کسی اور حوالے سے کوئی تعلق نہیں ہے، ہمارے اپنے صوبے کے معاملات سے اس کا تعلق تھا اور ہم سب یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہم سب کا صوبہ ہے، گورنمنٹ ہے یا

اپوزیشن ہے، ہم سب نے اس صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے باہم مل جل کر کام کرنا ہے، کچھ ہمارے پرابلمز تھے جو حل نہیں ہو رہے تھے، جس کی وجہ سے ہمیں فلور پر کل احتجاج کرنا پڑا، But we are thankful to سپیکر صاحب، آپ کے بھی اور چیف منسٹر صاحب کے بھی ہم شکر گزار ہیں، سینیئر منسٹر صاحب کے بھی، سب نے ہمیں تسلی دی ہے، رات کو ہماری سی، ایم صاحب سے بھی میٹنگ ہوئی ہے، ہم سب پارلیمنٹری پارٹی لیڈرز اس میں موجود تھے اور آج آپ نے بھی جن دو کمیٹیز کا اعلان کیا ہے، پہلی تو جو Transfers and Postings کے سلسلے میں ہے، وہ کمیٹی ہو گی جو پورے صوبے کے جائز Grievances ہیں، ان کو دور کرے گی اور دوسرے ہمارے گورنمنٹ کے ساتھ جو دیگر Grievances ہیں، ان کے لئے حکومت کی اور اپوزیشن کی ایک کمیٹی آج Form ہو جائے گی اور باہم مل جل کر صوبے کے بہترین مفاد کے لئے ہم ان شاء اللہ کام کرینگے اور ہماری کوشش ہو گی کہ جیسے پہلے ہم حکومت کے ساتھ صوبے کے مفاد میں بھرپور تعاون کرتے رہے ہیں، آئندہ بھی ان شاء اللہ اگر گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں Positive response ملا تو ہماری طرف سے کبھی Negative response نہیں ہو گا۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> شہزادہ گستاسپ خان۔

<u>جناب پیر محمد خان:</u> سپیکر صاحب! ستاسو توجه راګرځوؤمه، هغه پریس والا زما خیال دے واک آؤټ اوکړو، ګیلری خالی شوې ده، چې پته ئې اوکړی یا Concerned Minister ورپسې لاړ شي۔

<u>شہزادہ محمد گستاسپ خان:</u> جناب سپیکر! ہم سب کو تقریباً سب اسمبلی کے ممبران جو اس طرف بیٹھے ہیں یا اس طرف بیٹھے ہیں، ہم سارے ہاؤس کے ممبران ہیں اور یہاں پر ہم عوام کی نمائندگی کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں، ہماری کوئی خاص اپنی ذاتی غرض نہیں ہے اور ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہم اس فورم کو کسی اپنے فائدے کے لئے استعمال کریں، چاہے ممبران اپوزیشن کے ہوں یا چاہے ممبران گورنمنٹ کے ہوں، ہم سب ممبرز ہیں اور ہم سب کا ایک جیسا استحقاق ہے، ہم سب کے ایک جیسے حقوق ہیں اور ہم سب عوام کے حقوق کی پاسداری کرنے کے لئے اس ہاؤس میں موجود ہیں، شکوے شکایت کی بات صرف نہیں ہے، بات

اصولوں کی پاسداری کی ہے، بات قانونی کی ہے، بات آئین کی ہے، جب ہم یہاں پر کوئی ایسی بات کرتے ہیں جو قانون کے منافی ہو تو یقیناً اگر وہ رد کر دی جائے، ہمیں اس پر کوئی افسوس نہیں ہو گا، بلکہ ہمیں خوشی ہو گی کہ ہم نے ایک غلط بات کی اور آپ نے اسے چیک کیا، حکومت نے اسے چیک کیا، لیکن جب ہم بات عوام کی، سرکاری ملازمین کی اور ان لوگوں کی جنہوں نے ہمیں اس ہاؤس میں بھیجا ہے، کرتے ہیں تو اس بات کی شنوائی ضرور اس ہاؤس میں ہونی چاہیئے، کیونکہ یہ ہاؤس بھی اسی عوام کا ہے، جس نے ہمیں Elect کر کے یہاں پر بھیجا ہے، جناب سپیکر! اتنی زیادہ چار پانچ مہینے میں ہم نے کوشش کی کہ ہم آپ کے ساتھ، اس ہاؤس کے ساتھ چلیں، آپ کے ساتھ تو ہم چل رہے ہیں، اس ہاؤس میں حکومت کے ساتھ چلیں، حکومت کی رہنمائی کریں اگر ہمیں کچھ پتہ ہے، ہمیں اگر کوئی تجربہ ہے، ہم اس سے حکومت کو آگاہ کریں اور ہم چاہتے تھے کہ یہ معاملات خوش اسلوبی سے چلیں، کل کے ہمارے احتجاج سے ان کوارٹرز کو جنہوں نے ہمیں یہاں پر بھیجا ہے، ان لوگوں کو جن کی ہم یہاں پر نمائندگی کر رہے ہیں، یہ Message اللہ کے فضل و کرم سے ضرور گیا ہے کہ ان کے ممبران جو اس ہاؤس میں اس طرف بیٹھے ہیں، یہ گونگے نہیں ہیں، یہ ان کے حقوق کی پاسداری کے لئے آواز ضرور اٹھائیں گے، (تالیاں) جناب سپیکر! ہمیں یہ توقع ہے، آپ کی اس میں مداخلت ایک خوش آئند بات تھی آپ کا تجربہ، آپ کی ممبران کے ساتھ معاونت اور آپ کا اس ہاؤس کو خوش اسلوبی سے چلانے کا عزم، وہ کام آیا اور آج اللہ کے فضل و کرم سے وہ احتجاج جو کئی دن تک جاری رہ سکتا تھا، کیونکہ زیادتیاں کی گئیں تھیں آج اللہ کے فضل و کرم سے وہ ختم ہو گیا اور اس کا سہرا آپ کو اور سراج الحق صاحب کو اور ان تمام لوگوں کو جنہوں نے اس میں کوشش کی، ان کو جاتا ہے اور ان شاءاللہ ہم امید کرتے ہیں کہ جو ہماری آپس کی بات چیت ہوئی ہے، کیونکہ آپ کو یاد ہو گا اس ہاؤس میں لیڈر آف دی ہاؤس نے کھڑے ہو کر کہا تھا کہ ہر ممبر میرے لئے بڑا معزز ہے، ہر ممبر اسی طرح ہمیں ہو گا جس طرح کہ وزیر اعلیٰ کی صوبے میں حیثیت ہے، اس کی حیثیت اپنے حلقے میں ایسی ہو گی، ہم وزیر اعلیٰ نہیں بننا چاہتے، ہم چاہتے ہیں ایک ہی وزیر اعلیٰ ہو، چھ چھ وزرائے اعلیٰ کا رواج جو ہے، اس صوبے میں ختم کیا جائے، (تالیاں) تو آج جناب، ہم چاہیں گے کہ ہاؤس بہتر انداز میں خوش اسلوبی سے چلے اور جن لوگوں نے ہمیں بھیجا ہے ان کے ہم یہاں پر کام آسکیں۔ Thank you۔

جناب سپیکر: شکریہ شہزادہ صاحب، مرید کاظم صاحب!

سید مرید کاظم شاہ: جناب سپیکر صاحب! یہ کل کے احتجاج کو ایک غلط رنگ دیا جا رہا تھا کہ یہ کسی کے اشارے پر ہوا ہے، لیکن آج ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ احتجاج ایک حق کے لئے کیا گیا تھا، ایک زیادتی کیخلاف کیا گیا تھا، اس میں کسی آدمی کی طرف سے اشارہ نہیں تھا، کسی کے مقابلے میں نہیں کیا گیا تھا، یہ بات آج ثابت ہو گئی ہے اور وہ احتجاج جو ہم نے کیا، الحمد اللہ کہ آپ حکومت کے لوگوں نے بھی، آپ نے بھی اس کو تسلیم کیا کہ یہ ہمارا حق تھا، یہ زیادتیاں ہو رہی ہیں، ان زیادتیوں کو نہیں ہونا چاہیئے، جس طریقے سے یہ کام ہو رہے تھے، ایک قسم کی گورنمنٹ کو وارننگ ملی کہ یہ کام اگر آپ کرینگے تو دوسری طرف سے بھی گونگے لوگ نہیں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ ضرور احتجاج کرینگے اور میں آپ کا سب سے زیادہ مشکور ہوں کہ آپ نے جو آپ کا ایک رول تھا، اس کو صحیح طریقے سے ادا کیا اور آپ نے آج اس ایوان میں دوبارہ اس اپوزیشن کو لا کر جو کردار ادا کیا، ہم اس کے مشکور ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی ہماری طرف سے جو بات ہو یا گورنمنٹ کی طرف سے جو بات ہو، آپ کو جس طرح کے ایک Bridge کا کردار دیا گیا ہے، آپ وہ ادا کرتے رہیں گے، آپ تو ایک ایسے آدمی ہیں جو سب کے لئے برابر ہیں اور ہم آپ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ جو باتیں ہوئی ہیں، آپ حکومت سے ضرور منوائیں گے، لیکن ایسا نہ ہو کہ بات فلور پر تو ہو جائے اور بعد میں اس کا ریزلٹ Nil نکلے تو میں امید رکھتا ہوں کہ ان شاءاللہ گورنمنٹ بھی، جس طرح اپوزیشن نے آپ پر اعتماد کیا ہے، آپ کو عزت دی ہے، اس طرح گورنمنٹ بھی آپ کی عزت رکھے گی اور آپ کی ہر بات کو جو جائز ہو گی، جس طرح شہزادہ صاحب نے کہا ہے، اگر غلط بات ہم کہیں، بالکل آپ ہماری نہ مانیں، لیکن ہمارے ساتھ زیادتی مت کریں، انصاف کریں، اس حکومت سے تو بہت توقعات تھیں، کیونکہ اسلامی حکومت تھی، لیکن جو انہوں نے کیا، وہ اس کے برعکس کر دیا تو میں امید رکھتا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی عزت رکھیں گے اور ہم پریس کے بھی مشکور ہیں، یہ بھی واپس آ گئے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہی آپ سے اجازت لیتا ہوں اور اپنے حکومتی بھائیوں سے یہ التجاء کرتا ہوں کہ وہ آپ کی عزت افزائی کریں۔

جناب سپیکر: شکریہ، جناب بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زہ ستا سو ډیر زیات مشکور یم او خاصکر اپوزیشن او حکومت د ډیموکریسی یو حصہ دہ، دا دوہ پاتې دی چې دا دواړہ یو

ځائې او نه چليږی نو دا ګاډې نه شی چليدې، زمونږ دا ايمان دے چې کومه پورې ملک کښې جمهوريت نه وی نو دا ملک هم نه شی چليدې، مونږ د مارشل لاء ګانو هميشه مخالفت کړے دے او د جمهوريت د پاره هميشه مونږه جدوجهد کړے دے، او دا پرون چې کومه واقعه شوې ده، دا صرف په دې وجه اوشوه چې شپږ مياشتې تقريباً د دې حکومت اوشوې او ستاسو په علم کښې دی چې دلته په فلور آف هاؤس زمونږ وزيران صاحبان پاځی او هغوې داسې خبرې اوکړې چې هغه بالکل داسې به وی چې ميرټ باندې به وی تاسو اوليدل چې په يو ورځ کښې يو ډسټرکټ کښې آتهه سو ټرانسفرز کيږی خو بيا د ميرټ بالکل خيال نه ساتلې کيږی، هغه به مونږه په ميرټ پاليسئ باندې چې کله خبره کوؤ، د دې اوس نوې ټرانسفرز په هغې کښې به کوؤ خو دا پرون چې کوم احتجاج شوې وو، صرف په دې وجه شوې وو چې مونږه دا پينځه مياشتې بالکل په آرام ناست وو چې مونږ وائيل چې هر يو شې به په ميرټ روان وی نو مونږه ته به په دې باندې پرابلم نه جوړيږی، خو بدقسمتی داسې اوشوله چې مونږه هم د پوليټيکل پارټو په حيثيت حکومتونه کړی دی خو مونږ پارټی او د عوامو سره د خپلو ايم پی ايز هغه تقدس، د ايم پی ايز هغه کوم استحقاق دې، د هغوی کوم Privilege دې په هغې باندې مونږ کله هم داسې څه غلط کار هم نه دې کړې چې هغوی ته تکليف ملاؤ شی د هغوی Privilege چې کوم دې، هغه مات شی، نو په دې وجه پرون مونږه احتجاج اوکړؤ څنګه چې اخبارونو هم داسې خبره کوله، نو څنګه چې تاسو ته پته ده چې ټولو نه مخکښې د ايل ايف او مخالفت مونږ کړې وو او مونږه په پاکستان کښې درې سيمينارونه هم کړی وو، يوه پارټی هم داسې نه وه چې هغوې کړی وو، هغه وخت اليکشن هم نه وو شوې، زمونږ دا احتجاج چې وو دا صرف او صرف درې صوبې د خلقو، د دې د عوامو د تکليف د پاره وو مونږ ستاسو ډير زيات مشکور يو ستاسو زوړ پارليمنټيرين هم يئی او تاسو د خدائې د سپيکر داسې عهده هم درکړې ده، چې د سپيکر هم دغه شان کردار وی چې کوم تاسو ادا کړؤ چې هغه حکومت او د ايم پی ايز په مينځ کښې او د اپوزيشن په مينځ کښې يو د بريج په حيثيت کار کوی مونږه د سينيئر منسټر صاحب مشکور يو، ظفر اعظم صاحب، سردار ادريس صاحب او د ټولې کابينې او د خپل د

حکومت د پینچونو مشرانو او د علماء صاحبانو، ممبرانو صاحبانو مونږه ډیر زیات مشکور یو ولے چې دوئ هم پرون داسې څه React نه دې کړې خنګه چې اپوزیشن کولو، پکار وه چې حکومت هم داسې React کړې وې، کولې شو خو دوئ او نه کړو، مونږ د دوئ هم مشکور یو، ستاسو هم مشکور یو او خپل د اپوزیشن رونړو ته مبارکباد ورکوم چې کومو پرون احتجاج کړې وو او هغه داسې په احسن طریقې سره اوشو چې حکومت راغلو او کښیناستو او پخپله خبره ئې اوکړه، (تالیاں) ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

جناب سپیکر: جناب ڈاکٹر سلیم صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: محترم جناب سپیکر صاحب! زه ستاسو ډیره زیاته شکریه ادا کوم چې تاسو ماته د دوه څلورو خبرو موقع راکړه، هغه یو شاعر وائی چې:

؎ کس کس کو بتائیں گے جدائی کا سبب ہم

تو مجھ سے خفا ہے تو زمانے کے لئے آ

تاسو چې پرون او دا نن کوم کردار ادا کړو پرون چې څه واقعه دې هاؤس کښې اوشوه، دا که چرې مونږ خبرو ته پرښودلې شوې وې نو زما خیال دې چې د اپوزیشن د طرفه نه، چې د ټریژری د بنچیز نه به هم دا خبرې کیدې چې زمونږ کارونه نه کیږی، مونږ په هر کار کښې بائی پاس کیږو، د ایم پی اے هیڅ قسمه حیثیت نشته دې، چیف منسټر صاحب چې په رومبی ورځ باندې تقریر کولو نو هم دا خبره ئې کړې وه چې زما هر ایم پی اے د خپلې ضلع وزیر اعلیٰ دې خو، لیکن خبره داسې بالکل نه ده، مونږ په خپلو علاقوں کښې اوسو دغه خو د اپوزیشن د طرفه دی، زه خو کم از کم د ایم ایم اے اتحادی یمه خو بیا هم زما ضلع کښې چې څه کیږی، زه ترې خبر نه یمه، نه په ټرانسفر کښې ما نه تپوس کیږی، کم از کم دومره خو د یو سړې ما له رالیږئ چې یره Recommendations خو ترې اوکړه کنه، نو زه خو پکښې ښه او بد هم نه کوم، زه هر چا له Recommendations کوم جی، یو حلقه کښې، د ماجد خان د حلقې نه ټرانسفر کیږی زما حلقې ته نو کم از کم که هغه کس، هغه زنانه ماجد خان له تلې وې نو دوئ نه به ئې Recommendations اغستې وې، دوئ به ورله هم کړې وې، نو

د دوئ به هم Oblige شوې وو ما به هم Recommend کړی وو نو سیټ دې، په چا به ئې ډ کوی کنه، دغه خبرو کښې مونږ دومره کار نه لرو خو کم از کم مونږ دا وایو چې زمونږ عزت د بحال وی، چې هر دفتر ته ورشو او ډائریکټر صاحب سره کښنو نو ډائریکټر صاحب دا کرسئی لږه په ترس کړی رانه که سیکرټری صاحب ته ورشو نو سیکرټری صاحب، تعارف ورسره اوکړؤ چې بهئی ایم پی اے یمه نو هغه بوالکل کرسئی الټا کړی، مونږ ته شا کړی او مخ ئې دیوال ته وی، د دې نه مخکښې هم زه ممبر پاتې شوې یمه، (تالیاں) ما خو دا لیدلی دی چې مونږ به کوم هم آفس ته لاړو، که ډی جی به وو که سیکرټری صاحب به وو بالکل به اوچت مونږ ته پاڅیدو، هغه ورځ ما یو سیکرټری صاحب ته اووئیل، نوم ئې نه اخلم، ما ورته اووئیل سیکرټری صاحب ته د ډیر لوئ پلار ځوئې ئې خو زه هم صوابئ کښې د مانرئی اوسیدونکې یمه او زمونږ د مانرئی خلق ګورې ډیر تکړه خلق دی، مونږ هیڅ نه غواړو، نه ټرانسفر غواړو، نه کارونه غواړو خو ګورې خپل Due respect غواړو، نو سپیکر صاحب، دا نن چې تاسو کوم کردار ادا کړؤ، دا مو ډیر ښه کردار ادا کړؤ خو زه یو طمع اوس هم کوم د دې منسټر صاحبانو نه، د حکومت د ټریژری بنچیز نه چې یره دوئ دا هدایات جاری کړی، هر سیکرټری ته تاسو اووائیی، هر ډائریکټر ته تاسو اووائی چې که هر ایم پی اے درله درځی، که هغه ټریژری د بنچیز نه دې او که هغه د اپوزیشن نه، اول ورله Due respect ورکوئ، ښه په غور د هغوی خبره اورئ، نو ضروری نه ده چې هر کار د کیږی، کارونه به بعضې کیږی او بعضې به نه کیږی، په کارونو مونږ دومره ګله نه کوؤ، آخری کښې سپیکر صاحب، تاسو ته دا زه وائیمه، هغه یو شاعر وائی:

آپ کا بندہ اور پھر وہ ننگا	آپ کا غلام اور کھاؤں ادھار
تم سلامت رہو ہزار برس	ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

(تالیاں)

جناب سپیکر: تھینک یو، جی، جناب انور کمال خان صاحب۔

جناب انور کمال خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں بھی یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ جو واقعہ کل کا پیش آیا، مجھے یہ یقین ہے کہ جو ہمارے دوست یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں چاہے وہ حکومتی سائیڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں، اس واقعہ کو جس انداز سے پیش کیا گیا ہی ممبران اسمبلی یہ اپنا حق سمجھتے ہیں کہ جب ان کے کام نہیں ہوتے تو وہ کسی نہ کسی طریقے سے احتجاج کسی نہ کسی شکل میں ضرور کرتے ہیں بہر صورت جس وقت یہ اجلاس ریکوزیشن کیا جارہا تھا تو اس وقت ہمیں یہ احساس ضرور تھا کہ اسی صوبے میں جو پوسٹنگز یا ٹرانسفرز ہوئی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ Un-precedented postings اور Transfers ہوئی ہیں ہمیشہ حکومتیں جب بھی آتی ہیں تو پوسٹنگز اور ٹرانسفرز ضرور ہوا کرتی ہیں، لیکن اس لحاظ سے جیسے کہ ہمارے چند بھائیوں کی یہ شکایات ہیں کہ ایک تو ان کے اضلاع میں Unprecedented غیر متوقع جو کہ آٹھ سو (800) کی تعداد میں کہیں ڈی آئی خان میں جیسے مرید کاظم صاحب نے فرمایا تو یہ چیز قابل غور ہے کہ ایک چھوٹے سے ضلع میں اگر کسی ایم پی اے کو پوچھے بغیر یا Consult کئے بغیر اتنی بڑی تعداد میں پوسٹنگز اور ٹرانسفرز ہوتی ہیں تو پھر آپ خود اندازہ لگائیں کہ اس سے حکومت کے لئے کتنی مشکلات بن جاتی ہیں، یہ اتنی کوئی بڑی چیز نہیں ہے، اس کے لئے بہت ہی آسان نسخہ ہے، حکومت بھی یہ چاہتی ہے اور ہمارے چیف منسٹر صاحب نے بار بار فلور آف دی ہاؤس پر یہ دعوے بھی کئے ہیں کہ جتنے بھی اراکین اسمبلی ہیں، چاہے وہ متحدہ مجلس عمل سے تعلق رکھتے ہوں، چاہے وہ کسی سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہوں یا وہ اپوزیشن کے ممبران ہوں، لیکن ان ممبران کی قدر، ان ممبران کی عزت اپنے علاقوں میں اس لئے ضرور ہونی چاہیئے کہ جتنے بھی ہمارے یہ بھائی چاہے وہ حکومتی بنچیز پر بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے وہ اس سائڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اپنے اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور اگر ان کے حلقوں میں ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ ایک ایم پی اے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی چیز تکلیف دہ نہیں ہو سکتی، حکومت کو چاہیئے، ہمیں تو اتنا عرصہ پارلیمنٹ میں رہتے ہوئے، مجھے تو ذاتی طور پر یہ تجربہ ہوا ہے کہ جب ہم حکومت میں ہوتے تھے تو ہمارے کام کی نوعیت جو تھی، وہ بالکل رک جاتی تھی، لیکن جب ہم اپوزیشن میں بیٹھا کرتے تھے تو میرے خیال میں اس وقت جتنے کام ہم نے کئے تو بحیثیت وزیر کے ہم وہ کام نہیں کر سکتے تھے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ کی پہچان کو اگر آپ کی حیثیت کو As a MPA تسلیم کیا جائے تو میرے خیال میں جتنے بھی

اراکین اسمبلی ہیں اور اگر آپ ان کی حیثیت خالی تسلیم کر لیں تو کوئی بھی یہ نہیں چاہے گا کہ میں حکومت کے ساتھ شامل ہوں یا حکومت بینچز پر بیٹھوں یا حکومت میں بیٹھ کر کسی وزارت کا عہدہ لوں، ہر ایک آدمی یہی کہے گا کہ میں اپوزیشن کے بینچز پر بیٹھ کر ایک اچھا کردار ادا کر سکتا ہوں، اپنی Projection کر سکتا ہوں، اپنے حلقے کے لوگوں کی اچھے اور احسن طریقے سے نمائندگی کر سکتا ہوں تو یہ خالی آپ کی پہچان ہے، اگر آپ ایک ممبر کی حیثیت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو پھر آپ کو یہ دن ضرور دیکھنے ہونگے پھر گلے شکوے نہ کریں، میرے خیال میں جہاں ہم یہ Claim کرتے ہیں تو وہاں پر ہمیں عملاً یہ ثابت کرنا ہوگا کہ جو بھی ہمارے دوست ہیں، چاہے وہ حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے وہ اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں، آپ نے ان کی حیثیت کو تسلیم کرنا ہوگا، جناب والا! اب جیسے کہ آپ نے خود ایک کلیدی کردار، آپ کے ساتھیوں نے اور ہمارے ان بھائیوں نے جتنی بردباری کا ثبوت دیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہم تو یہ سوچ رہے تھے کہ مسئلہ اس حد تک الجھ گیا ہے کہ شاید یہ اسمبلی جو کہ ہم نے از خود ریکوزیشن کی تھی، یہ اجلاس اب شاید ہم خود آگے چلنے نہیں دینگے، لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کو بھی یہ احساس ہے، ہمیں بھی یہ احساس ہے اور الحمد للہ حکومت کو بھی یہ احساس ہو گیا ہے کہ یہ اسمبلی آپ کی اسمبلی ہے، یہ اسمبلی تمام ان اراکین کی اسمبلی ہے اور آپ لوگوں نے اور ہم لوگوں نے مل کر مشترکہ جدوجہد کر کے ایک دوسرے کی حیثیت کو پہچان کر اور ان کو تسلیم کرنے کے بعد یہ اسمبلی، آپ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجا سکتے، آپ اگر تعداد میں بھی زیادہ ہیں یا جو کچھ بھی حیثیت ہے، لیکن آپ نے اپنے ان بھائیوں کو اپنے ساتھ لے کر چلنا ہوگا، جناب والا، میں لمبی چوڑی بات نہیں کرونگا، لیکن ابھی آج جو پوسٹنگز اینڈ ٹرانسفرز پر تقاریر ہونگی، بہتر یہی ہوگا کہ آپ ان کو ایک سپیشل کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ وہ ان کو Thrash out کرے اور ہم کسی اور کے حلقوں میں مداخلت نہیں کرنا چاہتے، لیکن اس کو Thrash out کرنے کے بعد اگر وہ سمجھتے ہیں کہ جہاں پر کوئی ایسی پوسٹنگز ٹرانسفرز جو کہ علاقے کے ایم پی اے کی مرضی کے خلاف ہوئی ہیں تو میرے خیال میں اس چیز کا مداوا ہو سکتا ہے، جناب والا! میں پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جناب قلندر خان لودھی صاحب۔

جناب قلندر خان لودھی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر! میں آپ کو اور آپ کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں، آپ نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میری ٹیم تو آپ سب ہیں۔

جناب قلندر خان لودھی: میں بات کر رہا ہوں گورنمنٹ کی ٹیم کی، تو آپ نے بڑی خوش اسلوبی سے اس بات کو نمٹایا، بات جو ہو گئی تھی، وہ یہ ہوا کہ آپ لوگوں کے قول و فعل میں جو تضاد آیا ہے، وہ عروج پر پہنچ رہا تھا اور یہ تصحیح کرنے کے لئے اپوزیشن نے ایک بہت اچھا Step لیا آپ اور ہم علیحدہ نہیں ہیں، ہم سب عوام کی خدمت کے لئے یہاں آئے ہیں اور ہمارا یہی مقصد ہے، لیکن یہ کچھ باتیں ایسی ہیں جو اب ٹرانسفر کے اس میں آئیں گے تو ہم آپ سے بات کرینگے، لیکن ابھی جو میرے سینیئر منسٹر صاحب ہیں، میں ان کو اپنا آئیڈیل مذہبی لحاظ سے سمجھتا ہوں، لیکن بڑا افسوس ہوا ہے کہ اس ہاؤس میں ہی کتنی بڑی زور سے یہ باتیں ہوئیں کہ کم از کم ایک لاکھ روپیہ جو لوگ مر گئے ہیں، ان کو ملنا چاہیئے تو جب آپ نے ان کے چیک پچاس ہزار کے کاٹے تو میں تو ٹوٹ پھوٹ گیا کہ ایسا شخص، ایسی اسمبلی کا سربراہ جس کو میں اپنا آئیڈیل سمجھتا ہوں، اگر اس کی بھی بات میں فرق آگیا تو صحیح کون ہو گا؟ تو وہ پچاس ہزار جو آپ نے بھیجے، وہ بھی ملے ناظمین کو اور ان کے Through، جنہوں نے یہاں آواز اٹھائی جن لوگوں کے Through وہ حلقے کے تھے، انہیں پتہ تک نہیں تھا تو یہ باتیں تھیں، جو ضروری ہو گیا تھا باقی آپ سے ہمیں کوئی شکوہ نہیں ہے، انہیں پتہ ہی نہیں تھا، پہلے دن سے ہم نے آپ سے کہا تھا کہ آپ ہمیں دیوار کے ساتھ نہ لگائیں تو ہمیں آپ ان شاء اللہ اپنے ساتھ ہر موقع پر مثبت پائیں گے والسلام۔

جناب سپیکر: تھینک یو، جناب سراج الحق صاحب، اچھا وجیہہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: تھینک یو، جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں اور آنریبل منسٹر کا بھی کہ جنہوں نے مجھے بولنے کا موقع دیا، جناب سپیکر! باتیں بہت سی کرنی تھیں، یہ موجودہ حالات جو چل رہے ہیں تو ہمیں بڑے دکھ کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ ہم یہاں اسمبلی میں آتے ہیں، ایک مقصد کی خاطر آتے ہیں، ایک نظریہ لے کر آتے ہیں اور کچھ لوگوں کی امیدیں یا جو ان کی ترستی نگاہیں ہوتی ہیں، وہ ہمیں ووٹ دیتے ہیں کہ جی ہم آگے جا کر ان کے مسائل حل کرینگے، آن کی پریشانی دور کرینگے، لیکن بڑے دکھ

کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج پانچ چھ مہینے ہو چکے ہیں اور ہم نے کوئی Progress show نہیں کئے ہیں، غریب وہیں کا وہیں ہے، میرے خیال میں کوئی چھ، سات کروڑ روپے کا Expenditure ہماری اسمبلی کے خرچوں کے اوپر آگیا ہے، ہماری بھی نہیں بلکہ Allover پاکستان کی بات کر رہا ہوں، لیکن کوئی Progress نہیں ہے، سب کچھ Nil/Nil چل رہا ہے، شروع میں ہمارے صوبے میں ایم ایم اے کی حکومت آئی، کوئی شک نہیں کہ ہم اپوزیشن میں بیٹھے تھے، لیکن ہمارے دل میں ایک اطمینان تھا کہ علماء کی حکومت ہے اور بہت کچھ ہم Anticipate کر رہے تھے کہ جی یہ ہوگا اور ہم آگے جاکے مل جل کر چلیں گے پھر آنریبل منسٹر، بلکہ آنریبل چیف منسٹر نے یہ کہا کہ ہم اپوزیشن میں اور اپنی حکومتی پارٹی میں فرق محسوس نہیں ہونے دینگے، مجھے بڑے دکھ کے ساتھ یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ گزشتہ دنوں ہمارے وزیراعظم صاحب سرحد میں آئے، ہمیں کسی نے دعوت نہیں دی، ہمیں پارٹی کے عہدیداروں نے بتایا کہ فلاں ٹائم پر آپ وہاں آئیں وزیراعظم کو Receive کرنے کے لئے اور فلاں ٹائم پر آپ چیف منسٹر ہاؤس پہنچیں، وہاں بھی ہمارے نام نہیں تھے، زبردستی ہم اندر گھسے ہیں اپنے پرائم منسٹر کو ملنے کے لئے تو یہ قول و فعل کا تضاد جب تک ختم نہیں ہوگا، ہم Smoothly اس طرح نہیں چل سکتے، باقی سراج الحق صاحب نے بھی یہ بات کی تھی کہ ہم فرق نہیں کرینگے، الحمد للہ ان کے تو قول و فعل میں تضاد نہیں دیکھا، کیونکہ یہ کوشش کرتے ہیں، اپنی جو بات کہتے ہیں اس پر چلنے کی، لیکن ایک General میں بات کرتا ہوں کہ In general بہت بڑا تضاد نظر آرہا ہے، وہ کام جو ہونے چاہیں وہ نہیں ہو رہے، آج ہمارے ضلعے کے ساتھ Tussle چل رہی ہے، وہ اس لئے چل رہی ہے کہ جو کچھ قوانین ہم نے بنائے ہیں، ایک سیٹ اپ ہم نے بنایا ہے کہ اس سیٹ اپ کے مطابق ہم نے اپنی زندگیوں کو استوار کرنا ہے، ڈھالنا ہے، اس پر عمل درآمد نہیں ہو رہا اور ہمارا ملک جو آج تک ترقی نہیں کر پا رہا، وہ اسی لئے نہیں کر پا رہا ہے، کیونکہ قوانین نہیں ہیں، آج ایشوز اٹھائے جا رہے ہیں حکومت کے لئے وہاں پر کہ ایل ایف او غلط ہے، یہ غلط ہے، وہ غلط ہے، اس میں میں پوچھتا ہوں کہ جتنے ایوان کے ہمارے آنریبل ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں کہ 1973 Constitution جو ہمارا ہے، اس پر کتنے لوگوں نے عمل درآمد کیا ہے؟ کونسا عمل درآمد اس کے اوپر ہوا ہے؟ اس کے بعد ایل ایف او، چلیں ایل ایف او، آیا، 1973 Constitution تھا، سب کچھ تھا، لیکن عقلمندی یہ ہوتی ہے

کہ آپ نے ایک منزل تک پہنچنا ہے، اس کے بیچ میں پتھر آگیا ہے، بجائے سر ٹکرانے کے، آپ پتھر کو Avoid کریں، اس کو Evade کرکے وہاں سے نکلیں اور اپنے Destination تک پہنچنے کی کوشش کریں بجائے اس کے کہ اس پتھر پر سر مارتے رہیں، یہ ہم بھی جانتے ہیں کہ وہ نہیں ہٹ سکتا، یہ آپ بھی جانتے ہیں کہ نہیں ہٹ سکتا تو ہم ایسی حرکتیں کیوں کریں کہ، جس سے ہم دوبارہ موقع دیں کسی اور کو کہ آ کر جمہوریت کو ختم کریں اور آ کر پھر ہمیں اپنے گھروں میں بھیج دے اور آج جو ہم یہاں بول پاتے ہیں، یہ بولنے کے قابل بھی ہم نہ رہیں تو یہ گزارشات ہیں، مہربانی کرکے ہم آپ کا احترام کرتے ہیں، علماء کا احترام ہم پر ویسے بھی فرض ہے، ہمیں ساتھ لیکر چلیں، ہم چلیں گے ان شاءاللہ، آپ کو ہر جگہ Help کریں گے، ہر جگہ آپ کے ساتھ تعاون کرینگے اور مل جل کر چلنے کے خواہشمند ہیں، اس لئے کہ ہم کچھ کام کرنا چاہتے ہیں، ہم یہاں لوگوں کے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں، جس کے لئے ہم یہاں اس پلیٹ فارم پر آئے ہیں تو یہ میری گزارش ہے کہ فضول Issues کو Base بنا کر وقت ضائع نہ کیا جائے، جو ماضی میں ہو گیا، ہو گیا ہے، آگے ہم ایک اچھی راہ اختیار کرتے ہوئے لوگوں کے مسائل حل کرنے کی طرف چلیں اور Rule of law کو جب تک Observe نہیں کرینگے، ہمارے مسائل حل نہیں ہونگے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، میاں نثار گل صاحب!

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ایک منٹ جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب، میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! ډیره ډیره شکریه چې تاسو ماته فلور را کړو، نن سحر چې مونږ کورنه راتلو نو زمونږ خو دا سوچ وو چې الله د نه اوکړی چې پرون کوم واقعات په اسمبلی کښې شوې وو خو شکر الحمدالله زه اپوزیشن ته مبارکباد ورکوم چې هغوې کم از کم که دا احتجاج اوکړلو، دا ټولو ایم پی ایز د پاره یو بنه دغه وو چې د هغوی قدر او د هغوی خیال جوړ شو، زه پخپله د ایم ایم اے حکومت حمایتی یم، شکر الحمدالله، په ما د خدائې پاک فضل دې، د متحده مجلس عمل چې کوم حکومت دې، زما ډیر قدر هم کوی، زما هیڅ ګله هم نشته خو دا زه د دوئ شکریه هم ادا کومه، ولې چې زه یو کس یم په پارټی کښې، هغوی سره اتحاد کښې یمه، خو دا یو کس ته چې هغوی کوم قدر ورکړے دے،

حقیقت دا دي، هغه د ایم ایم اے، ایم پی اے ته به وی یا به نه وی؟ خو بیا چې مونږه کله دفترو کښې گرځو، بیوروکریسی چې گورو، هغه قدر چې مونږ لاندې اوگورو، هغه بالکل ختم شی، په وجه د دې چې څنگه چې ډاکټر سلیم صاحب اووئیلې، پخپله بیوروکریسی مې 1983 نه کتلې وې، دا 2003 دې خو هغه وخت مې کتلې وه، نن ایم پی اے شکل کښې ئې هم گورم، چې مونږ هلته لاړشو، خلق راسره وی حلقې والا، یو کار وی، یقین اوساته جناب سپیکر، که سیکرټری، که ډائریکټر دې ما خو اووئیل الله پاک زه ایم پی اے جوړ شومه، ډیر خوشحاله وو مه چې ډیر قدر به مو کوی، خو مونږ خو چې دا قدر کوم لاندې اوکتلو نو مونږ دې فلور نه تاسو ته دا یو سوال کوؤ چې کار کیږی او که نه کیږی، د حلقې خلق مونږ سره وی، مونږ Due respect غواړو، هغه دې فلور کښې هم غواړو، هغه بهر هم غواړو، هغه په هر ځائې غواړو، هغه به هله کیږی که څنگه چې دا خبرې مونږه دلته کوؤ یا دا منسټران صاحبان دی، چې هغه Implementation هلته اوس نه کوی پخپل بیوروکریسی باندې، سکرټریان وی که ډائریکټران دی، نو زه به منسټرانو ته دا یو سوال اوکړمه چې الله د اوکړی که دوئ ته یو Instruction issue کړی چې دا ایم پی ایز حضرات کوم چې منسټری کښې گرځی، ورځی، کم از کم هغه چې ولاړ وی، کرسئی ورته نه Offer کیږی، نو دا د ایم پی ایز ډیره بدنامی ده، د ایم ایم اے حکومت نه ما ته هیڅ گله نشته، زه د هغوی شکرگزار یمه، خو دا حکومت د هغوې دې، Instruction به هغه Issue کوی، لاندې بیوروکریسی کښې چې زمونږ کوم عزت دې، مونږ دا نه غواړو چې بیا چیرته کسان ځان سره راولو، څه کا اوکړؤ، زه بیا هم اپوزیشن ته مبارکباد ورکومه چې دا کوم رول دوئ ادا کړلو، دا دوئ د دې ټولو عزت بحال کړؤ، ډیره مهربانی، ډیره شکریه۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحب!

محترمہ رفعت اکبر سواتی: Thank you, Mr. Honourable Speaker Sir میں آپ کی توجہ ایک ضروری اور اہم اس بات کی طرف دلانا چاہتی ہوں، ظفر اعظم صاحب دلاتے رہے، لیکن میں بات

ضرور کرونگی اور سراج الحق صاحب سے جب میں نے انگلی اٹھا کر کہا کہ ایک منٹ میں بھی لونگی تو وہ بھی بہت مسکرائے، میں کہہ تو نہیں سکتی، ہنستے ہیں، (قہقہہ) وہ ہنستے نہیں ہیں، مسکراتے زیادہ ہیں، بات یہ ہے جناب والا، کہ سب ہمارے یہاں اس august House میں ہمارے بھائی جو ہیں، بات کر رہے ہیں اپنے حلقے کے حوالے سے اور وزیر اعلیٰ کے Visit کے حوالے سے، بہت اچھی باتیں ہیں، Information ہونی چاہیئے، میں ابھی تک یہ بات نہیں سمجھ پارہی ہوں کہ جو Reserved seats پر خواتین آئی ہیں، جنکو Electoral college نے Elect کیا ہے اور جیسے پہلے بھی میں کہہ چکی ہوں، اگر ایک ممبر ایک لاکھ ووٹ لیتا ہے تو ہم ساڑھے چار ممبرز کے پیچھے ایک Reserve seat لیکر آتے ہیں تو یعنی ساڑھے چار لاکھ ووٹ ہیں ہمارے پاس پھر، لیکن ہماری حیثیت کیا ہے؟ یہ ہمیں بتائی جائے، ہمیں کیوں نہیں باقی Programming میں اور Functioning's میں Involve کیا جاتا ہے یا تو آپ بتا دیجیئے کہ ہم کوئی پرائیاں ہیں؟ باہر سے ہیں؟ ہم اس صوبے سے نہیں ہیں؟ ہمارا کوئی عمل دخل نہیں ہے؟ تو میں چاہتی ہوں کہ ہماری پوزیشن کو بڑے Clear words میں Please واضح کیجئے کہ Where do we stand as MPA on reserved seats کیونکہ یہ ہمارے لئے بڑا Problem بنتا جارہا ہے، آپ لوگ، تمام مرد حضرات ہر Functioning میں موجود ہوتے ہیں، آپ کو پورے System کا علم بھی ہے اور آپ اپنی Working بھی اسی حساب سے کر رہے ہیں تو ہمارا پھر Role تو بڑا Negative ہو جاتا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا بھی کوئی فعال رول ہو، ہمیں بھی پتہ چلے کہ ہمیں کیا کرنا ہے اور کہاں پر کیا Development ہو رہی ہے؟ تو Please consider us part of this whole sooba اور اس ضمن ہمیں تھوڑا سا یا تو آپ ہمارے لئے کوئی Parameter set کر دیں یا Identify کریں، ہمیں پتہ چلے، کیونکہ اس طرح ہم واقعی بڑی مشکل میں ہیں تو I would like some assistance on this. Thank you.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> Excuse me, sir جناب سپیکر سر، آنریبل سپیکر صاحب، میں اسی سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں کہ جو قول و فعل کا تضاد ہو رہا ہے، آنریبل چیف منسٹر صاحب نے اسی فلور پر ہم سے کہا تھا کہ میرے لئے تمام ایم پی ایز برابر ہیں، لیکن صد افسوس کی بات کہ چیف منسٹر صاحب نے، جبکہ آٹھ مارچ کو خواتین کا عالمی دن تھا اور سات مارچ کو رات کو ایک ڈنر ہو رہا تھا، اس میں واضح طور پر یہ

Instruction's دی گئی تھیں کہ صرف مرد حضرات جو ہیں، جو ہمارے ایم پی ایز ہیں، وہ اس ڈنر میں شرکت کرینگے، جبکہ خواتین جو ہیں تو ہو اس ڈنر میں نہیں آئیں گی، ہمیں بتایا جائے کہ ہم کہاں پر Stand کرتے ہیں؟

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون): پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ یہ قول و فعل کے تضاد کا مطلب کچھ اور نکلتا ہے، کیا یہ بتا سکتی ہیں کہ کونسے قول و فعل کا وہاں پر تضاد ہوا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Debates پر۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر صاحب اور معزز اراکین اسمبلی، میں کل سے اپنے دوستوں سے یہی کہہ رہا تھا کہ جو ایجنڈا حزب اختلاف نے دیا ہے، وہ بہت ہی اہم ہے اور ہم خود ان موضوعات پر بات کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور اس لئے مجھے افسوس ہے کہ کل کا بھی جو قیمتی وقت گزرا ہے ہم سے، یقیناً اسمبلی جو ہے یہ قبرستان نہیں ہے، یہاں حکومت بھی ہے، اپوزیشن بھی ہے، سوال بھی ہوتا ہے، جواب بھی ہوتا ہے، تنقید اور محاسبہ ہوتا ہے، اور یہی جو گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینت چمن، اس چمن کی زینت بھی یہی چیز ہے، میں انتہائی اس بات پر مطمئن ہوں کہ اس وقت جو اپوزیشن ہماری حکومت کو ملی ہے اور جو پارٹی لیڈرز ہمیں جو ملے ہیں اپوزیشن کی جماعتوں میں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح اچھے لوگ، بااخلاق لوگ شاید ماضی کے حکمرانوں کو نہیں ملے ہونگے اور ہر لحاظ سے انہوں نے اب تک ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے ہر اچھے ایشو پر اور میں مستقبل میں بھی اسی کی امید اور یقین رکھتا ہوں، میں ایک بنیادی بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی خیر اسی میں ہے کہ صوبہ سرحد میں قانون کی حکمرانی رہے، میرٹ اور رولز کی حکمرانی رہے، گزشتہ دنوں جب صدر پاکستان تشریف لائے تھے تو ان کے سامنے بھی ہم نے یہی بات کہی کہ یہاں کسی فرد کا یا پارٹی کی حکومت نہیں ہے، بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ قانون اور میرٹ کی حکومت ہو اور اسی بنیاد پر اگر ہمارے اپنے ایم ایم اے کا بھی کوئی ممبر بات اٹھاتا ہے یا اپوزیشن کا، ہم یکساں طور پر اس کا نوٹس لیتے ہیں اور کل بھی اگر اپوزیشن کے اراکین یکسوئی کے ساتھ اپنی بات لاتے تو عین ممکن ہے کہ خود ایم ایم اے کے اپنے ارکان ان کی آواز میں اپنی آواز ملا دیتے اور ان کا ساتھ

دیتے،اس لئے کہ بنیادی اصول بھی وتعاونو علی البر وتقویٰ ہے، لیکن میں اس پر شکریہ ادا کرتا ہوں جناب سپیکر صاحب کا،اور چیف منسٹر صاحب کا بھی اور اپنے تمام اپوزیشن کے لیڈرز کا بھی کہ انہوں نے بالآخر اپنے ایجنڈے پر آنے کا فیصلہ کیا ہے اور کل کا احتجاج جو انہوں نے کیا ہے، میں سمجھتا ہوں یہ ان کا حق ہے اور ہماری اسمبلی کے اس پانچ مہینوں میں ان کے احتجاج سے اس کے حسن میں اضافہ ہوا ہے، کوئی کمی نہیں آئی ہے اور ہم نے بھی بڑے تحمل اور صبر سے اس کو سنا ہے، ان کے مسائل کو بھی سنا ہے اور میں اب چاہونگا کہ ہم سنجیدگی کے ساتھ ایجنڈے کی طرف آجائیں اور کسی نے صحیح کہا ہے کہ:

گلوں میں رنگ بھرے، بادِ نوبہار چلے ؎
چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے

وآخِرُالدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اب آپ کے سامنے Question's hour ہے تو۔۔۔۔

جناب آصف اقبال (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب! دا۔

جناب سپیکر: آصف اقبال صاحب۔

وزیر اطلاعات: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ابھی اجلاس کی کارروائی شروع ہوتے وقت ہمارے صحافی برادران نے احتجاجی طور پر واک آؤٹ کیا تھا ایوان سے اور وہ احتجاج کے طور پر باہر گئے تھے، میرے خیال میں ہمارے سٹاف کے کسی ممبر کی وجہ سے وہ باہر گئے تھے، ان کا جو Misbehavior تھا اس کی وجہ سے تو میں ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ ان شاءاللہ آئندہ جتنے بھی ہمارے پریس سے متعلق حضرات ہیں ان کی Dignity کا پورا خیال رکھا جائے گا اور جو Culprits ہیں، ان شاءاللہ ان سے پوچھا جائے گا، اور ان شاء اللہ ان کو سزادی جائے گی اس کی، اس کے علاوہ ان کے کچھ تحفظات ہیں اور جو ان کی یونین کے یا ان کے جو ورکرز کے جو کچھ مسائل ہیں، انشاءاللہ میں یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس اجلاس کے بعد ہم آپس میں مل بیٹھ کر اس کو Sort out کردینگے، شکریہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Item No. 2, Questions.

سوال نمبر 5 جناب خالد وقار ایڈوکیٹ صاحب سوال نمبر 5۔

* 5 _ جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں ریٹائرڈ اساتذہ کو پنشن دینے میں دفتری اہلکار لیت ولعل سے کام لیتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ یعقوب نامی پی ٹی سی مدرس گورنمنٹ پرائمری سکول دیہی پشاور سے 20 مئی 2002 کو ریٹائرڈ ہو چکا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کو تاحال پنشن، جی پی فنڈ اور دیگر بقایاجات نہیں ملے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے ابھی تک ان کے پنشن کے کاغذات بھی تیار نہیں کئے اور لیت ولعل سے کام لے رہے ہیں؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ استاد کو اپنے جملہ بقایاجات دینے اور اس سلسلے میں کوتاہی کے مرتکب ملازمین کے خلاف قانونی کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے، محکمہ تعلیم اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے کہ جہاں تک ہو سکے ریٹائرڈ اساتذہ کے پنشن کے معاملات جلدی نمٹا دیئے جائیں۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) مدرس مذکور کو بروقت پنشن نہ ملنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ پنشن سے قبل ملازمت سے معطل تھے، ایک عدالتی فیصلے کی روشنی میں اس کو دوبارہ بحال کیا گیا، پنشن کے کاغذات مکمل کرنے سے پہلے اس کی ملازمت کو باقاعدہ بنانا ضروری تھا، بحالی کے بعد اس کے سکیل نمبر 12 ,11 اور 13 میں مووا ور کے کیس کو بھی نمٹانا تھا اور اس کے جملہ بقایاجات جو اس کی معطلی کی وجہ سے بروقت قانونی تقاضوں کی روشنی میں نہیں نمٹائے جا سکے تھے، پنشن کے کیس سے پہلے ان کا نمٹانا ضروری تھا اور یہ بھی مدرس مذکور کے حق میں ضروری تھا۔

(د) درست، لیکن بقایاجات کے بل پاس ہو جانے سے پہلے پنشن کے کاغذات نہیں بھیجے جا سکتے، کیونکہ سروس بک کے بغیر ایسا ناممکن ہوتا ہے۔

(ہ) پنشن بروقت نہ ملنے کی وجہ محکمہ کی کوتاہی نہیں، جملہ قانونی تقاضوں کے پورا ہونے سے پہلے کیس اے جی آفس بھیجا نہیں جاسکتا، ہماری پوری کوشش ہے کہ مدرس مذکور کے جملہ بقایاجات بشمول پنشن بروقت ادا ہوجائیں۔

<u>جناب خالد وقار ایڈوکیٹ</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه، سپیکر صاحب، دا زما سوال نمبر 5 دے ، خو زه د دې سوال د جواب نه مطمئن نه یم، په دیکښې زه ضمنی سوال کومه د وزیر صاحب نه چې د دې یعقوب ریټائرمنټ نوټیفکیشن کله شوې وو جی؟ دا ضمنی سوال په دې باندې کومه-----

<u>Mr. Speaker</u>: Minister for Education, Honourable Maulana Fazal Ali Sahib.

<u>جناب خالد وقار ایڈوکیٹ</u>: چې د دوئ د دې ریټائرمنټ نوټیفکیشن کله شوې وو؟

<u>وزیر تعلیم</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ دا د یعقوب نومې پی ټی سی استاد څومره مسئله وه، څومره حده پورې د دې چې کوم جواب راغلې دې مخکښې نه اسمبلی ته، نو دا پرون ماته د هغې مکمل جواب ملاؤ شو بل هغه د دې چې موجوده صورتحال دا دې چې "یعقوب نام پی ٹی سی مدرس گورنمنٹ پرائمری دیہہ بہادر کے پنشن کے تمام کاغذات محکمہ تعلیم نے مکمل کرکے محکمہ خزانہ والوں کو بھیج دیئے ہیں، پنشن کی ادائیگی اب محکمہ خزانہ کریگا، محکمہ کے پاس اب صرف مذکورہ استاد کے چھ مہینے کے Encashment کے بقایاجات باقی ہیں، جو ماہ جون 2003 میں ادا کردیئے جائیں گے،" د دوئ د پنشن مسئله وه، تر اوسه پورې ایسا ره وه، هغه خبره ئې ختمه شوه، خلاصه شوه بس۔

<u>جناب سپیکر</u>: زما په خیال عبدالاکبر خان صاحب هم په دې باره کښې سوال کړے دے نو-----

<u>وزیر تعلیم</u>: هم دا سې سوال یو دغه ده۔

<u>جناب پیر محمد خان</u>: سپیکر صاحب! زما ضمنی سوال دې پکښې۔

<u>جناب سپیکر</u>: زما-----

جناب پیر محمد خان: ضمنی سوال زما دا دې چې عدالتی، دوئ دلته کښې لیکلی دی چې "ایک عدالتی فیصلہ کی روشنی میں اس کو دوبارہ بحال کیا گیا ہے،" د دوئ نه دا تپوس کوم چې عدالتی فیصلے کی روشنی میں اس کو کب بحال کیا گیا ہے؟ دے کله بحال شوے دے اؤ بیا چې بحال شوے دے نو د هغې او د اوس په دیکښې څومره وخت اوشو، د دې جواب را کړی، بیا به ضمنی پرې زه یو دوه سوالونه نور اوکړم۔

جناب سپیکر: زما په خیال دا خو Fresh Question معلومیږی، د دې د پاره به نوټس ورکوئ۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: د دې پاره خو جی نوټس هم ورکړے دے او بله خبره دا ده جی-----

جناب پیر محمد خان: ما ضمنی سوال کړے دے، ضمنی سوال دې، ضمنی سوال دا دې چې دوئ اقرار کړے دے چې "ایک عدالتی فیصلے کی روشنی میں اس کو دوبارہ بحال کیا گیا" چې "بحال کیا گیا" نو مونږ ته د اوښائی چې کله بحال شوې دے؟ چې په ایوان کښې دا راشی چې دے بحال شوې دے، دومره وخت ئې اوشولو او د هغې باوجود ورته پنشن نه دې ملاؤ، زه دا معلومول غواړمه۔

جناب سپیکر: اصل خبره دا پنشن ده۔

وزیر تعلیم: اصل خبره د پنشن وه، مسئله ئې حل شوې ده، پنشن ورته ملاؤ دے۔

جناب عبدالاکبر خان: زما جی په دیکښې سوال دې۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان صاحب سوال نمبر 43۔

* 43 _ جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مغربی پاکستان سول سروس پنشن رولز کے قاعدہ 502 کے تحت محکمہ کے سربراہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام ریٹائر ہونے والے ملازمین کے پنشن کے کاغذات ایک سال پہلے تیار کریگا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رولز بمعہ رول (2)507 کے تحت سرکاری ملازم کو ریٹائرمنٹ سے پندرہ دن پہلے اس کی پنشن کی ادائیگی کا حکمنامہ ملنا ضروری ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ خزانہ نے اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً تمام محکموں کو سرکلر لیٹرز جاری کئے ہیں کہ تمام کیسز قواعد کے مطابق بروقت تیار کئے جائیں اور غفلت کے مرتکب ڈی ڈی او کو سزا دینے کی تاکید بھی کی ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ تعلیم کے پی ٹی سی استاد مسمی محمد یعقوب دیہہ بہادر 19 مئی کو ریٹائرڈ ہوئے ہیں؟

(ہ) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ استاد کو تاحال پنشن اور نہ دوسرے بقایاجات ادا کئے گئے ہیں؛

(و) اگر (الف) تا (ہ) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) تاحال مذکورہ استاد کو پنشن اور بقایاجات ادا نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؛

(ii) اس سلسلے میں غفلت کے مرتکب افسران کے خلاف حکومت نے اب تک کیا کارروائی کی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی نہیں، پنشن رولز کے مطابق ایک سرکاری ملازم ریٹائرمنٹ کے لئے ایک سال پہلے محکمہ کو ریٹائر ہونے کے لئے درخواست دے سکتا ہے، جبکہ محکمہ کچھ ماہ پہلے پنشن کے کاغذات تیار کر سکتا ہے۔

(ب) جی نہیں، صرف ریٹائرمنٹ کی منظوری دی جاسکتی ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(و) (i) و (ii) محمد یعقوب دیہہ بہادر کے پنشن کا تفصیلی جواب جناب خالد چمکنی ایم پی اے کے سوال نمبر 27 کے مطابق پہلے ہی دیا جاچکا ہے، اسمبلی فورم پر پہنچ چکا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! زما د سوال (ب) جز ته که تاسو اوگورئی نو ما په هغې کښې دا لیکلی دی چې "آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رولز بمعہ رول (2)507 کے تحت سرکاری ملازم کو ریٹائرمنٹ سے پندرہ دن پہلے اس کی پنشن کی ادائیگی کا

حکمنامہ ملنا ضروری ہے؟" جناب سپیکر، ما سوال کړے دے چې پندره ورځې مخکښې هغه ته د پنشن حکمنامه ورکول ضروری دی نو ماته منسټر صاحب جواب راکوی چې "جی نہیں، صرف ریٹائرمنٹ کی منظوری دی جا سکتی ہے" پندرہ دن پہلے، جناب سپیکر زه ستاسو توجه دلته کښې د Government of NWFP, Finance Department یو Circular دی، From the Secretary to Government of NWFP, Finance Dep't: ټولو Departments ته راغلې دې، په هغې کښې ئې لیکلی دی چې "The idea behind this provision in the rules is that the pension of the retired Government Servant should be sanctioned a month before the date of his retirement and the pension payment order should be issued in his favour 15 days before the date of his retirement" ما چې څنګه سوال کړې وو چې پندره ورځې مخکښې هغه ته د پنشن حکمنامه ورکول، لکه د پیسو دغه، ضروری دی نو دوئ ماته اوویل چې نه د دې رولز مطابق چې کوم Finance Department ویستې دی د پنشن باره کښې، د هغې لاندې پندره ورځو کښې به دننه دننه "Pension payment order should be issued in his favour 15 days before the date of retirement' جناب سپیکر، یو خو دا ده چې زما د سوال جواب ماته غلط ملاؤ شوې دے، دویمه دا ده چې زه په دې باندې پوهه نه شوم چې په دې سوال کښې په جز (ه) کښې ما لیکلی دی چې "آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ استاد کو تاحال پنشن اور نہ ہی دوسرے بقایاجات ادا کئے گئے ہیں" هیڅ جواب نشته دې جی، نه په "هاں" کښې شته دې او نه په "ناں" کښې شته، هیڅ هم نشته دې، بیا جی زما بل سوال دے چې" اگر (الف) تا (ہ) کے جوابات اثبات میں ہوں تو: (i) تاحال مذکورہ استاد کو پنشن اور بقایاجات ادا نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟ (ii) اس سلسلے میں غفلت کے مرتکب افسران کے خلاف حکومت نے اب تک کیا کارروائی کی ہے؟ "جناب سپیکر! ما ته جواب رالیږی که" محمد یعقوب دیہہ بہادر کی پنشن کا تفصیلی جواب جناب خالد وقار خان ایم پی اے، کے سوال نمبر 27 کے مطابق پہلے ہی دیا جا چکا ہے،" جناب سپیکر! سوال زه کومه او زما د سوال جواب د د هغوې د جواب سره تړلی شی، دا فرض کړه که د خالد وقار سوال نن راغلې وې او زما په بل سیشن کښې څکه

چې زما د سوال نمبر 43 دې او د هغه سوال نمبر 5 دې، دا که اوس د دې مینځ کښې نور سوالونه وې او هغه جوابونه راغلې وې نو زما دا سوال خو به بل سیشن کښې راتلو، نو زه به بیا د خالد وقار خان هغې جواب پسې کوم ځائې ګرځیدم؟ بیا به ستاسو دا اسمبلی سیکرټریټ د هغې جواب پسې کوم ځائې ګرځیدلو؟ یو خو دا ده جی چې کله تاسو کوم سوالونه راوړئی نو برائې مهربانی چې په هغې باندې مخکښې هغوې سره پرې خبره کوئ چې ولې؟ چې رولز کښې دی، قانون کښې دی چې پندره ورځې مخکښې، چې پندره ورځې مخکښې به Pension payment order, payment order به ورکوئ، دا به ورته ورکوئ چې ستا دومره پیسې دی او تاسو ماته به جواب کښې لیکئی چې "جی نہیں" بلې غاړې ته زه سوال کومه او تاسو ماته وایئ چې د خالد وقار خان سوال سره د دې جواب دې، جناب سپیکر! که داسې چل وی نو دا خو به مونږ ته ډیره زیاته ګرانه شی، او وړمبې خو دا ده چې دا کوم غلط جواب ئې راکړے دے، دا ماته پته ده چې منسټر صاحب پخپله باندې دا جواب نه دې تیار کړې، دوئ ته به ډیپارټمنټ دا جواب رالیږلې وی، نو زه خوا دا وایم چې د دې خلاف پریویلج موشن مونږه راوړو چې دا دې اسمبلی سره، که ما سره فرض کړه نن دا نوټیفکیشن نه وې نو ما خو به د دوئ په جواب باندې یقین کړې وو ځکه چې منسټر صاحب جواب ویئلې وې نو ما به پرې یقین کړې وو، اوس دا خو ما سره هغه نوټیفکیشن پروت دې چې د هغې د لاندې پندره 15 ورځې مخکښې به Payment order ورکوی، اوس Payment order تاسو ماته "جی نہیں" وایئ، سبا که بل سوال راشی او د هغې مونږ سره څه نوټیفکیشن نه وی او دغه شان غلط جواب تاسو له ډیپارټمنټ درکړی، زه دا منم چې په دیکښې ستاسو خپله څه ګناه نشته دې چې ګنی تاسو جواب تیار کړے دے، Definitely تاسو له به جواب د لاندې ډیپارټمنټ نه راغلې وی او چې کومو کسانو دا کوتاهی کړې ده، د هغوی خلاف خو جی زه د پریویلج موشن حق لرم چې د هغوې خلاف زه پریویلج موشن پیش کړم۔

Mr. Speaker: Minister for Education, Maulana Fazal Ali Sahib.

وزیر تعلیم: دا خبره بالکل ټهیک ده جی چې چا هم غفلت کړے دے او په جواب کښې ئې کوتاهی کړې ده، د هغوې خلاف به مونږه باقاعده کارروائی کوؤ، اصل مسئله چې وه، هغه د یعقوب خان پنشن وه، نو د یعقوب خان د پنشن مسئله حل شوله جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب والا! مسئله د پنشن خبره نه ده جی، افسوس دا دې چې د منسټر صاحب مطلب دا دې چې مونږه دا سوال دې د پاره کړې وو چې دې کس ته پنشن نه دې ملاؤ شوې، ده ته د پنشن ملاؤ شی، آیا ډیپارټمنټ په شپه شپه کښې د ننه دننه هغه ته پنشن ورکړلو نو بس مسئله ختمه شوله، نه جی، دا خبره دا ده چې دا یو محمد یعقوب نه دے، داسې به بل محمد یعقوب وی، بل محمد یعقوب به وی او هغه به د اسمبلئی په فلور باندې نه راځی نو هغه ته به گنی پنشن نه ملاویږی؟ زمونږ د یو محمد یعقوب سره څه کار نشته دے، سبا به گل خان وی، سید خان به وی، هغه ته به پنشن نه ملاویږی، جناب سپیکر! دا انتهائی ضروری خبره ده، تاسو دیکښې اوگورئ جی، په دیکښې لیکی چې "This rule further requires that the action regarding the preparation of a pension case should be initiated one year before a Government Servant is due to retire" "one year" مخکښې به هغه Initiate کیږی، بیا جی په دیکښې دا وی جی چې، گورئ جی، تاسو دې ته اوگورئ، In case, جناب سپیکر، دا ډیره اهمه خبره ده، دوئ د خالد وقار خان د سوال په جواب کښې دا لیکلی وو چې دیکښې عدالت ته کیس لاړو او عدالت چې، چونکه Delay کړلو نو په هغې وجه باندې مونږ سره Delay شولو۔ په دیکښې لیکئ جی چې "I n case where some delay is anticipated, anticipatory pension may be sanctioned to avoid delay in first pension payment" Even, که فرض کړه ډیپارټمنټ، په څه وجه باندې هغه Delay کیږی، هم به دوئ Anticipatory pension به هغه ته Sanction کوی، چې یو سړې ریټائر شی او تنخواه پرې بند شی نو هغه به خوری څه؟

Mr. Speaker: Minister for Education, Maulana Fazal Ali Sahib please.

د عبدالاکبر خان صاحب په خبره خو پوهه شوې کنه چې یو خبره خو دا ده که سوال نه وې شوې نو دې سړی ته پنشن نه ملاویدلو، نو آیا دا به د هر یو پنشنر د پاره سوال کیږی نو پنشن به ورته ملاویږی؟ که نه څه د اصلاح کوشش به ئې اوکړئ؟ دویمه خبره، چا چې دا جواب غلط ورکړے دے نو د هغې متعلق تاسو څه وایئ؟

وزیر تعلیم: چې چا غلط جواب ورکړے دے، د هغه خلاف به تادیبی کارروائی کوؤ او په پنشنونو کښې به چا ته هم ان شاء الله داسې کوتاهی نه کیږی، د قانون او د رولز مطابق به هغه ته پنشن ملاویږی۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! زما یو ضمنی سوال دې، یو خو زما د هغې سوال جواب ملاؤ نه شولو چې د عدالت نه فیصله کله شوې ده؟ دویمه خبره دا ده، دویم سوال مې دا دې چې دوئ دلته کښې لیکلی دی، منسټر صاحب اوس اووئیل چې مونږه پنشن ورکړے دے، دوئ وائی چې "مدرس مذکور کے-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پیر محمد خان صاحب، پیر محمد خان صاحب، که خپل سوال ته دا ټائم اوساتئ ګڼې نو ټائم به بیا ختم شی او سوال به رانه شی، ډیر اهم سوالونه د راروان دی۔

جناب پیر محمد خان: دا ټھیک ده خو هسې ما وئیل چې دوئ وائی چې مونږه پنشن ورکړے دے او هغوی وائی چې ورکوؤ۔

جناب سپیکر: ډیر سکولو نه د خالی دی کنه، ما کتلی دی کنه، اوکنه۔ سوال نمبر 6 جناب محمد امین صاحب ۔

* 6 _ جناب محمد امین: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سوات بورڈ آف انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کو مینگورہ سے چکدرہ منتقل کیا جاچکا ہے اور اس کا نام بھی تبدیل کر دیا گیا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات ملاکنڈ ڈویژن کا مرکز ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کی سہولت کے لئے ڈویژنل سطح کے تمام انتظامی دفاتر ضلع سوات میں موجود ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ اضلاع سوات، بونیر اور شانگلہ کے طلباء وطالبات کی تعداد ملاکنڈ ڈویژن کے دیگر اضلاع کی نسبت زیادہ ہے؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کن وجوہات کی بنا پر تعلیمی بورڈ کو سوات سے چکدرہ منتقل کیا گیا ہے؟ مکمل وضاحت کی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) یہ درست ہے کہ سوات بورڈ کے لئے بمقام چکدرہ، ملاکنڈ جگہ منتخب کی گئی ہے، البتہ تبدیلی نام کے لئے کسی قسم کا نوٹیفیکیشن جاری نہیں کیا گیا۔

(ب) Devolution پلان کے تحت تمام ڈویژنوں کے وجود کو ختم کیا گیا ہے، البتہ ضلع سوات سابقہ ڈویژن کا مرکز تھا۔

(ج) یہ درست ہے اس لئے کہ جب ڈویژن موجود تھا تو عام ڈویژنل دفتروں کا وہاں ہونا ضروری تھا۔

(د) درست ہے، لیکن SSC کے امتحانات کے امیدواران کی تعداد دیگر اضلاع کی زیادہ ہے۔

(ہ) مندرجہ بالا جوابات کی روشنی میں اس ایوان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ چکدرہ کے مقام پر BISE کا سنگ بنیاد رکھا گیا ہے اور اس بارے میں ایک سرکاری اعلامیہ بھی جاری کیا گیا ہے، کیونکہ یہ طلباء کی سہولت کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتی ہے، لیکن حال میں ایک کمیٹی زیر سرپرستی SMBR تشکیل دی گئی ہے، جس نے 15 دسمبر کو ملاکنڈ ڈویژن کے تمام ممبران قومی وصوبائی اسمبلی سے ملاقات کی اور اپنی سفارشات گورنر صاحب صوبہ سرحد کو برائے احکامات بھجوا دیئے ہیں۔

جناب محمد امین: بس جی دا مسئله خو حل شوې ده خو په دیکښې اوس دا بنیادی فرق پاتې دی چې کوم بورډ ونه Split up شوې دی، دوه شوې دی، ملاکنډ بورډ او سوات بورډ، نو د هغې چیئرمین او سیکرټری یو دې او هغوی نه په چکدره بورډ کښې ډیوټی کوی او نه په سوات بورډ کښې ډیوټی کوی او هغه په هفتو هفتو غائب وی، ډیوټی نه کوی، نو زمونږ دا ریکویسټ دې چې هغوې د ډیوټی پابند شی چې کار روان شی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زما پکښې یو ضمنی سوال دې دوئ د (الف) په جواب کښې دا وائی چې "یہ درست ہے کہ سوات بورڈ کے لئے بمقام جکدرہ ملاکنڈ جگہ منتخب کی گئی ہے،" آیا دوئ ته دا پته نشته چې دا مسئله حل شوې ده او د سوات بورډ په دوو بورډونو کښې تقسیم شوې دے ؟ د دې مطلب خو دا دې چې دوئ ته اوس هم دا پته نشته دې چې د سوات بورډ جدا شوې دے او د چکدرې بورډ جدا شوې دے ، د دې سوال (الف) جز تاسو اوګورئ، په (الف) کښې دوئ وائی چې او دا ټهیک ده، د سوات بورډ مونږه هلته کښې وړې دې او دلته کښې Notification شوې دے دا Copy ئې ما سره ده، د تیر کال په 2002-12-24 باندې دا Notification شوے دے چې په دوو حصو کښې تقسیم شوې دے ، دا Notification غلط دې که د دوئ د سوال جواب غلط دې؟ دا جواب د را کړی۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب۔

وزیر تعلیم: دا خو جی سوال مخکښې راغلې دې او د دې نه روستو فیصله شوې ده، دواړه بورډونه تقسیم شوې وی، د واړه بورډونه جوړ شوې دی، تر کومې پورې د چیئرمین خبره ده، دواړه به کار کوی، تیر کومې پورې چې د بل بورډ د پاره چیئرمین نه دې مقرر شوې نو کارروائی به کیږی۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب، دا سې خبره نه ده۔

جناب سپیکر: ما خو درته مخکښې۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب پیر محمد خان: د سوال جواب نن هاؤس ته راغلو او فیصله په 24 دسمبر 2002 باندې شوې ده، په تیر کال کښې، د تیر کال د فیصلې نه ډیپارټمنټ نه دې خبر چې په تیر کال، 2002 کښې فیصله شوې ده او دوئ اوس وائی چې او ټهیک ده، دا مونږه جکدرې ته وړې دې، نو دوئ د ماته دا جواب راکړی چې دا Notification صحیح دې که د دې سوال دا جواب صحیح دې؟ یو خو به په دیکښې غلط وی، کوم یو غلط دې او کوم یو صحیح دې؟ لنډه خبره ده، دوئ د

دا اووائی، د ډیپارټمنټ ذمه داری د اوښائی چې ډیپارټمنټ غلطی کړې ده که نه؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: مسئله حل شوې ده، زما په خیال نور پرې Stress کول نه ده پکار۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! د یو سوال دوه جوابونه تضاد دي، سوال یو دي، جواب ئې تضاد دې، پخپله ډیپارټمنټ نوټیفکیشن کوی، کاپی ئې ما سره ده، ډیپارټمنټ پخپله وائی چې او دا مونږه جکدرې ته اوړې دې۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نوې دې، تپوس به او کړی، هغوی خو تاسو ته مخکښې اووئیل کنه، لږه گزاره اوکړه۔

وزیر تعلیم: خبره دا نه ده جی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! په دیکښې زما ضمنی سوال دې۔

وزیر تعلیم: خبره د نوی والي نه ده جی، د پیر محمد خان صاحب به څه نور څه خبرې وی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! په دیکښې زما هم ضمنی سوال دې، چونکه زما تعلق هم د هغې ځائې سره دې، دوئ وائی چې هلته کښې نوټیفکیشن شوې دے، هغه ټهیک خبره ده، Site select شوې دے، دا غلطه خبره ده، اوس هم بورډ والا گرځی او د یو غلط ځائې سلیکشن کوی، په هغې کښې پته نشته دې چې Behind the screen څه شنې دې؟ خو د ټهیک زمکې، د ټهیک ځائې او د ټهیک Site selection منسټر صاحب ته د دا پته شته دې چې څه شې روان دې؟

جناب سپیکر: دا Fresh question دې، ته به بیا سوال اوکړې البته که منسټر صاحب مهربانی کوی نو۔۔۔۔

جناب مظفر سید: نه جی، Fresh question نه دے، دا ضمنی Question دے، د Site selection پکښې جواب ورکړے شوې دے چې دا Site selection شوې دے، نو کوم ځائې شوې دے؟

وزیر تعلیم: دې به سوال اوکړی، زه به جواب ورکړمه، دوئ د سوال راوړی نو زه به ورله جواب ورکړمه۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! سوال هغوې صحیح کړے دے، ضمنی سوال ئې کړے دے او هم د دغه مناسبت سره ئې کړے دے چې کوم نوټیفکیشن شوې دے د چکدرې د پاره، د هغې د زمکې په باره کښې ئې کړے دے او د منسټر صاحب نه، دا خو ډیره صحیح خبره ده، دې خو ډیر قابل سړې دې، دوئ به تیاری کړې وی، جواب د صحیح ورکړی۔

جناب خلیل عباس خان: پیر محمد خان د خوشحاله کړی نو هر څه ٹھیک دی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: سوال نمبر 24 جناب جناب عتیق الرحمان صاحب ایم پی اے، مهربانی کوئ (الف)، (ب)، (ج)، دا چې کوم جزونه چې دی، دا ورسره وایئی، سوال نمبر وایئی۔

* 24 _ جناب عتیق الرحمان: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ہنگو میں زنانہ اور مردانہ اساتذہ کی پی ٹی سی، سی ٹی اور ایس ای ٹی کی کتنی پوسٹیں ہیں؛

(ب) مذکورہ پوستوں پر تعینات کتنے اساتذہ ضلع ہنگو سے اور کتنے دوسرے اضلاع سے تعلق رکھتے ہیں؛

(ج) آیا حکومت ضلع ہنگو سے تعلق رکھنے والے ان اساتذہ کو جو دوسرے اضلاع میں تعینات ہیں، اپنے ضلع میں ایڈجسٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) ضلع ہنگو میں کل مردانہ پی ٹی سی 705، زنانہ پی ٹی سی 297 مردانہ سی ٹی 144 زنانہ سی ٹی 42 مردانہ ایس ای ٹی 87 زنانہ ایس ای ٹی 21۔

(ب) ضلع ہنگو اور دوسرے اضلاع سے تعلق رکھنے والے اساتذہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

	ضلع ہنگو	دوسرے اضلاع	خالی آسامیاں	میزان
پی ٹی سی مردانہ	364	224	117	705

پی ٹی سی زنانہ	230	48	19	297
سی ٹی مردانہ	109	33	02	144
سی ٹی زنانہ	32	8	2	42
ایس ای ٹی مردانہ	23	27	37	87
ایس ای ٹی زنانہ	2	3	16	21

(ج) جی ہاں، حکومت اس پر کام کر رہی ہے کہ جو نہی ان اضلاع میں آسامیاں آئیں گی تو تمام ملازمین کو اپنے اپنے اضلاع میں ایڈجسٹ کر دیا جائے گا۔

جناب عتیق الرحمان: شکریه جناب سپیکر! په (الف) کښې زما ضمنی کوئسچن دا دې۔

جناب سپیکر: سوال نمبر24۔

جناب عتیق الرحمان: جی سوال نمبر24، چې دا کوم پی ټی سی مردانه، 224 اساتذه د نورو ضلعو نه دی، دا به تر کومې پورې خپلو خپلو ضلعو کښې ایډجسټ کوی؟ مونږ ته د صحیح تاریخ اوښائی۔

وزیر تعلیم: جواب خو نور واضح دې جی، اوس په دې باندې باقاعده کارروائی شروع ده جی چې مونږه دا سکولونه ډک کړؤ او هر یو ضلع کښې خپل خپل خلق راولو، نو باقاعده تاریخ خو مونږه نه شو ښودلې چې ترکوم تاریخ پورې به کیږی خو کار پرې شروع دې، ان شاء الله ډیر زر به اوشی، په خپلو خپلو ضلعو کښې به ایډجسټ شی۔

جناب عتیق الرحمان: د زر نه خومره زر مراد دې، دا پینځه کاله؟

وزیر تعلیم: پینځه کاله خو مې یقین نه دے چې ته هم پاتې شې، د هغې نه زیات زر به اوشی۔

(قہقہے)

جناب عتیق الرحمان: ځه ځه، نه مونږه وئیل که صحیح ټائم مو اوښودلو نو ډیره به ښه وی۔

جناب سپیکر: ان شاء اللہ زر بہ اوشی، جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زما پکښې یو ضمنی سوال دے ، سپیکر صاحب، زما ضمنی سوال دا دے-----

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Please.

جناب پیر محمد خان: دوئ دلته کښې د جز (ب) په جواب کښې یو چارټ شان ورکړے دے ، په هغې کښې دوئ وائی چې "دوسرے اضلاع" یعنی 224 اساتذه د پی ټی سی د نورو ضلعو نه به هنگو کښې لگیدلې دی، نو پی ټی سی د ضلعې پوسټ دې که دا صوبائی پوسټ دې؟ د دې وضاحت د اوکړی۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): پیر محمد خان، سپیکر صاحب! I am sorry to say, اصل خبره دا ده چې په هنگو کښې پی ټی سی ټیچرز نشته دې، څه SET هلته کښې Available نه دی، نو د دې مجبورئ تحت هلته کښې دا Appointment شوی دی، په دې مد کښې ما او میاں نثار گل صاحب پخپله وزیر تعلیم ته Application ورکړے دے چې د کرک خلق هلته کښې کار کوی او زمونږه ضلع متاثره کیږی نو مهربانی اوکړئ، د هغه نه مونږ ته دغه راکړئ، د دې چارټ په بنیاد باندې که تاسو اوگورئ جی، دا پی ټی سی مردانه ټوټل پوسټ دی-----

(قطع کلامی)

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر!

وزیر قانون: یو عرض کومه جی، پی ټی سی مردانه ټوټل 364 دی، دوسرې اضلاع کښې 224، خالی آسامیاں 117، اوس هم هلته کښې 117 خالی آسامیانې پرتې دی، هم دغه شان پی ټی سی زنانه کښې تاسو اوگورئ جی، بیا په سی ټی مردانه کښې تاسو اوگورئ جی، د دې Main وجه دا ده چې څه وخت د دوئ خلق پوره کیږی، د کرک ډسټرکټ یا د بلې ضلعې خلق یا د کوهاټ د ضلعې خلق د دې ځائې نه راوځی، هغه هلته کښې پخپله هم ډیر تنگ دی۔

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال خو د دي جواب-----

(قطع کلامی)

جناب افتخار احمد خان جھگڑا: دا ظفر اعظم صاحب Advisor of Education او لګیدلو ؟

Mr. Speaker: The Cabinet is collectively responsible.

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکرا د عتیق الرحمان صاحب په دي سوال کښې زما هم یو ضمنی سوال دي۔

جناب سپیکر: جی۔

قاری محمد عبداللہ: هغه دا دي جی چې په ډسټرکټ هنګو کښې چې هائی سکولونه چې څومره دی، په هغې کښې تقریباً زما د مطالعې مطابق پرنسپلز نشته دي او تقریباً 147 یا 142 پی ټی سی ماسټران، معلمین نشته دي، نو Minister for Education چې کوم وضاحت کړے دے، د هغې حوالې سره زه دا مزید Request کومه چې زر تر زره دا آسامیانې چې خالی دی، دا د پر کړې شی او د ډسټرکټ هنګو خپل زیات خلق داسې دی چې هغه Appointment غواړی نو لهذا ډسټرکټ هنګو کښې د دا آسامیانې د خپل خلقو نه پر کړې شی، شکریه۔

میاں نثار گل: جناب سپیکرا دیکښې یو ضمنی سوال زما هم دي، دا وزیر تعلیم صاحب دلته کښې ناست دي، ضلع کرک کښې تقریباً څومره سکولونه چې دی، په هغې کښې نیم په نیمه سټاف شته او نیم نشته لکه څنګه چې ظفر اعظم صاحب اووئیل، دوئ زما شکریه ادا کوی چې د ه سره سی ټی والا پوسټونه وو او د هغې شپږ میاشتې مخکښې انټرویو شوې وه، اپوائنمنټ آرډر زئې نه کیدو او 28 اپریل ئې Last date وو، زه پخپله ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته لاړمه، هغوی ته مې دا سوال اوکړو چې کوم دا سی ټی پوسټونه چې دی، انټرویو پرې Already شوی دی، په میرټ راغلې دی، تاسو دا اوکړئ، نو نن ماته سحر ټیلفون راغلو چې یره شکر الحمدللّٰه چې هغه باندې Order issue شو که دا دا نمونه، لکه زه یو ایم پی اے یم راځمه او ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته وایم نو که دا نمونه دا ایجوکیشن ډیپارټمنټ دوئ فعال کړی او دا کوم پوسټونه چې خالی دی، دا Advertise شی او کوم، ولې چې ایجوکیشن کښې مونږ کوم سکولونه

ورکوؤ، هر څه ورکوؤ نو چې هلته سټاف نه وی نو خلق، هغه ماشومان Suffer کیږی، زه به دوئ ته په فلور باندې هغه Details بنائیم چې زما ضلع کرک کښې څومره سکولونه د سټاف د وجې نه خالی پراته دی، نو دوئ د مهربانی اوکړی چې دا سکولونه زر تر زره ډک کړی، ولې چې دا د ټول ایوان سوال دې۔

جناب جاوید خان مهمند: جناب سپیکر! زه یو سوال۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! دا کالم نمبر چار ته لږ اوګورئ، کالم نمبر 3۔

جناب جاوید خان مهمند: جناب سپیکر! زه د دې میاں نثار صاحب سره اتفاق کوم او دیکښې یو ضمنی سوال دا دې چې دوئ په ضلع کرک کښې کوم سی ټیٰ استاذان او پوسټنګ اوکړل نو دا نوټیفکیشن صرف د ضلع کرک د پاره دې او که نه د پیښور ضلع د پاره هم دې؟ ځکه چې زمونږ د پیښور د ضلع سره، واقعی چې پیښور ضلعې حلقه خو زمونږ ده خو هلته چې لس یونین کونسلز دی نو ما سره په لسو واړو کښې هائی سکول شته خو په هغې کښې پرنسپل نشته، باوجود د دې چې د هغې نه ئې دوه دوه ای سی ټی استاذانې ویستې دی او دوه دوه ئې تر سی ټی استاذانې ویستې دی، په ټولو کښې به دس، پندره سټاف موجود وی۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جاوید خان مهمند صاحب، دا فریش سوال دې، د دې د پاره ته Fresh question اوکړه۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب عتیق الرحمان: محترم سپیکر صاحب! ضمنی سوال دې۔

جناب سپیکر: زما په خیال د هنګو مسئله چې ده، مخکښې دا هنګو د کوهاټ حصه وه، که دا استاذان څه په دغې کښې تعینات شوې وی، چونکه دا بیا ځان له ضلع جوړه شوه نو دغه به هم یو جواب وی۔

جناب جاوید خان مہمند: نه جی، میاں نثار صاحب دا وائی-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بس جاوید خان مہمند صاحب، ته به نوټس ورکړې۔

میاں نثار گل: د دې جواب به زه ورکړم، زه خو د خپلې ضلعې د پاره منډه وهم، د هغې نمائندګی کوم او د هغې دغه موکړے دے۔

جناب سپیکر: جناب منسټر صاحب، دا کالم نمبر 3 کښې چې دا 117, 19, 2, 2 تقریباً دا دوه سوه Vacancies په هنګو کښې خالی دی۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر! په دیکښې زما ضمنی Question هم دغه دې چې کومې آسامیانې په هنګو کښې خالی دی-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ملک اسد صاحب، پلیز۔

جناب عتیق الرحمان: چې کومې آسامیانې په هنګو کښې خالی دی، د دې تعداد دې 170، دا به تر کله پورې دوئ ډکوی؟ دې سره به 408 خلقو ته روزګار ملاؤ شی چې هغه ډیر زیات دی، دا تر اوسه پورې خالی دی او د دوئ هم قسم اراده نشته ځکه چې دا د ډیر وخت نه خالی دی، دا به دوئ ان شاء الله تر کله پورې ډکوی؟

جناب سپیکر: منسټر صاحب۔

وزیر تعلیم: د دې خبرې سره خو زه د عتیق الرحمان اتفاق نه کوم چې د دوئ اراده نشته ځکه چې اراده یو پټ شئې دې، د هغې اثار ظاهریږی، خبره دا ده چې پرون مونږه په دې باندې میټنګ کړے دے چې سکولونه صرف په هنګو کښې نه، زمونږه ضلع صوابئی کښې، مردان کښې-----

(مداخلت)

جناب سپیکر: تمام صوبه وایه، منسټر صاحب، د تمام صوبې حالت خراب دې۔

وزیر تعلیم: پہ ټوله صوبه کښې حالات خراب دی، پرنسپلان هم نشته او سائنس ماسټران هم نشته، نور استاذان هم نشته او دا د نن نه نه دی جی، دا د مخکښېنی پینځه کالونه هډو بهرتئی شوې نه دی نو مونږه پرون په دې باندې یو فیصله، میټنګ چې مونږه هنګامی بنیادونو باندې، په کنټریکټ باندې استاذان واخلو ځکه چې د دې دا Process خو ډیر اوږد دې جی، څه به د پروموشن په ذریعه باندې راځی او څه به د پبلک سروس کمیشن په ذریعه به راځی نو په هغې بیا ډیره زمانه لګی، چې مونږه موجوده حالاتو کښې په کنټریکټ باندې استاذان بهرتی کړؤ نو بیا د هم دغه خلق Apply اوکړی اوقانونی طریقه باندې به راشی خو سکولونه به فی الحال ډک شی او د ماشومانو سکولونه به Suffer نه شی۔

جناب سپیکر: ډیره مهربانی۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکرا دیکښې زما ضمنی Question دا دې چې دا خلق به د خپلو ضلعو نه آخلی که د کوم ځائې نه چې ستاسو خوښه وی؟

وزیر تعلیم: چې څنګه هغه وخت رولز وی۔

جناب عتیق الرحمان: خه ټهیک شو۔

جناب سپیکر: سوال نمبر26،جناب حبیب الرحمان صاحب۔

جناب عتیق الرحمان: سر! یو ضمنی Question-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: عتیق الرحمان صاحب، پلیز، بس دا مخې ته دا سوالونه پاتې دی کنه، اوشو کنه، دوه ضمنی Questions، یو ضمنی Question۔

جناب عتیق الرحمان: یو آخری ضمنی Question مې دې، چې دا کوم په هنګو کښې د کرک او د کوهاټ خلق بهرتی دی، د هغې تعداد ډیر زیات دې نو زه وائیم چې که په کرک او په کوهاټ کښې که دا خالی پوسټونه نه وی نو هغه ټائم پورې د په پوسټنګ باندې هغلته Ban اولګی چې دا خپل خلق هلته Adjust شی، زمونږه آسامیانې د خالی شی، د هغې نه بعد دې Fresh appointments په

کرک او په کوهاټ کښې سټارټ شی ځکه چې زمونږ په هنګو باندې کرک اود کوهاټ خلق پراته دی، چې څه ټائم پورې دوئ ته خپل ځایونه نه خالی کیږی نو مونږه ته به څنګه موقع ملاویږی؟ زه غواړم چې په Floor of the House باندې ما ته دا منسټر صاحب یقین دهانی راکړی۔

<u>وزیر قانون و پارلیمانی امور:</u> جی دا Mis-understanding دے، دا کرک، هنګو، کوهاټ، دا یو ضلع وه د دې هر څه ته Appointments شوی دی، بیا دا ضلع، دوه بیلې شوې نو مطلب می دا دے-----

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> کوشش به کوې چې Accommodate ئې کړې۔

<u>وزیر قانون وپارلیمانی امور:</u> چې کوم د ډسټرکټ لیول پوسټس دی، چې کوم د ډویژنل لیول پوسټس دی، په هغې به ډویژنل لیول میرټ هم کیږی او ډویژنل لیول اوپوائنټمنټس به هم کیږی، د میرټ خبره ده۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب حبیب الرحمان صاحب۔

<u>جناب محمد ارشد خان:</u> دا جی، د وزیر تعلیم صاحب نه صرف یو سوال دې، دا یوه ډیره ایمرجنسی ده، شپږم، اووم او اتم والا جینکئی بندې شوې دی، داخله ورته په چارسده کښې نه ملاویږی او ورته وائی چې تاسو-----

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> ارشد خان صاحب د دې د پاره به Fresh question-----

(قطع کلامی)

<u>جناب محمد ارشد خان:</u> دا خبره کوم، زر ئې کوم خو دا د سوال په شکل کښې ئې کوم، هغوی ته ایډمشن ځکه نه ملاویږی، ورته وائی چې انګلش میډیم سکول ته مونږ د کنسټرکشن د پاره پیسې منظورې کړې دی او اردو میډیم سکول به هغلته کښې نه جوړیږی، دا جینکئی چې کوم خوا ئې خوښه وی، هغه خوا د ځی، دلته داخله نه ملاویږی، هلته لاړم، هاسپټل مې د هغې د پاره خالی کړو، ایجوکیشن ډائریکټر راسره وعده اوکړه چې زه به دې ته دغه ورکوم، اوس مې هغه بله

ورځ تپوس اوکړۀ نو وائی چې ایجوکیشن منسټر رابانديې بندې کړې دی چې ته نوې کسان مه ورکوه، آیا دغه جینکئی، درې څلور سوه جینکئی نن د تعلیم نه محرومه دی، هغوی ته وائی چې تاسو فارغ یئی، مه داخلیږئی، وائی چې ایجوکیشن منسټر راته وئیلې دی چې ته نوې۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر تعلیم: ډائریکټر درته اووئیل؟

جناب محمد ارشد خان: آؤ جی ډائریکټر راته اووئیل۔

وزیر تعلیم: دا دروغ بیانی به ئې کړې وی زما خیال دې۔

جناب محمد ارشد خان: بالکل۔۔۔۔۔

وزیر تعلیم: ماسره ئې داسې څه رابطه نه ده شوې دې باره کښې۔

جناب محمد ارشد خان: خه جی نو په دغه دغه باندې۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس دوئ به ئې تپوس اوکړی جی، جناب حاجی حبیب الرحمان صاحب، سوال نمبر 26۔

* 26 _ جناب حبیب الرحمان: کیاوزیر تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج ڈگر، ضلع بونیر کاواحد ڈگری کالج ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ حکومت کی طرف سے 2002 تک لیکچرار کی صرف 22 پوسٹیں منظور شدہ ہیں اور مزید پوسٹوں کی ضرورت ہے؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا بائیس پوسٹوں میں سے صرف دس لیکچرار ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؛

(د) آیایہ بھی درست ہے کہ یہی حال کلاس فور، کلریکل سٹاف اور لیبارٹری اسسٹنٹس کا بھی ہے؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ان پوسٹوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک، تفصیل فراہم کی جائے گی؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی یہ درست نہیں ہے، تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

(ج) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے، جس کی تفصیل ذیل میں فراہم کی گئی ہے۔

(د) جی یہ درست نہیں ہے، مکمل تفصیل ذیل میں درج ہے۔

(ہ) ایسوسی ایٹ پروفیسرز گریڈ19 کے لئے پروموشن کا کیس صوبائی حکومت محکمہ ہائر ایجوکیشن کو بھیج دیا گیا ہے، جس پر ضروری کارروائی ہو رہی ہے، لہذا متعلقہ کالج کے پانچ ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی خالی آسامیوں پر تعیناتی پروموشن کیس کے بعد عمل میں لائی جائے گی، جبکہ 2 لیبارٹری اسسٹنٹ اور ایک خاکروب کی خالی آسامیوں پر حکومت کی طرف سے عائد پابندی ہٹنے کے بعد تعیناتی کی جائے گی۔

تفصیل، کل تدریسی عملہ کی منظور شدہ آسامیاں مندرجہ ذیل ہیں:

لیکچررز:	17
اسسٹنٹ پروفیسرز:	11
ایسوسی ایٹ پروفیسرز:	5
کل تدریس آسامیاں	33

موجودہ تعینات شدہ تدریسی عملہ کی پوزیشن مندرجہ ذیل ہے۔

لیکچرار تعینات:	13
اسسٹنٹ پروفیسرز	7
کل تعینات عملہ:	20

خالی آسامیاں لیکچرار 4 جو کہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر پر کرنے کے لئے سیکرٹری ہائیر ایجوکیشن کی وساطت سے پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد کو بھیجی گئی ہیں۔

کل لیبارٹری اسسٹنٹ کی آسامیاں	6
موجودہ تعینات لیبارٹری اسسٹنٹ	4
خالی آسامیاں لیبارٹری اسسٹنٹ	2

جبکہ کالج ہذا میں کلیریکل سٹاف کی کل آسامیاں تین ہیں جو کہ تمام کی تمام پر ہیں اور خالی آسامی کوئی نہیں ہے اور اسی طرح کلاس فور کی کل آسامیاں 21 ہیں، جن میں صرف ایک خاکروب کی آسامی خالی ہے۔

جناب حبیب الرحمان: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب، زما سوال د ډګری کالج ډګر متعلق دے، دا په بونیر کښې، په ټوله ضلع کښې واحد ډګری کالج دے، په هغې کښې د لیکچررز پوسټونه ډیر زیات کم دی، اګرچه دوئ خو جوابونه راکړی دی خو په تفصیل کښې بیا زما دې خبرې له راغلې دی، بلکه د هغې نه زیات دوئ Vacancies shows کړی دی، زه تکرار په نورو خبرو نه کوم خو اوس هم په هغې کښې سټاف کم دے، حالانکه ما چې کله سوال ورکوؤ، پینځه پوسټونه مونږه ته Fresh راغلې دی، نوې هلکان په کنټریکټ باندې راغلې دی، هغه ئې بهرتی کړی دی خو د هغې باوجود اوس هم د دوئ د رپورټ مطابق Total vacancies 33 دی، In hand زمونږ سره Appointed کسان چې کوم دی، دا 20 دی، Thirteen posts according to the detailed report اوس هم خالی دی او یو د ګریډ 19 د پروموشن کیس دے، اګرچه په رپورټ کښې زما د علم مطابق هغه پروموشن، دوئ خو وائی چې نه دې شوې خو زه به دا اووایم چې هغه پروموشن شوې دے نو زه د منسټر صاحب په خدمت کښې دا عرض کوم چې د خپلې محکمې نه کم از کم باخبره اوسی، څومره پورې چې د اسسټنټ پروفیسرز د پروموشن تعلق دې نو د پروموشن کیس دا Wholly sully د ایجوکیشن ډیپارټمنټ خبره ده او دا Throughout the Province د پروموشن کیسونه چې څومره دی که هغه په Higher education کښې دی که هغه په Literacy and schools کښې دی، د پروموشن کیسونه ډیر زیات Pending دی، دوئ د مهربانی اوکړی او په خپله محکمه باندې د Check اوساتی، د پروموشن کیسونه، کوم چې د روټین مطابق دی، هغه د په خپل ځائې باندې اوکړی، دغه شانتې د کلاس فور متعلق ماوئیلی وو، اګرچه ده جوابونه مخکښې لیکلی دی، چې "یہ درست نہیں"، "یہ درست نہیں" لیکن په آخره کښې چې راغلې دې، زمونږه چې کوم Vacant پوسټونه دی، فوری طور د په هغې باندې، یعنی زمونږه سره Contingency هم هلته دومره نشته نو دوئ د مهربانی اوکړی،

دا کلاس فور پوسټونه د فوری طور ډک کړی، مونږ سره هغلته نه څه پرائیویټ کالج شته او نه هلته د ټیوشن څه د خلقو تاب شته چې څه ټیوشن اوکړی او یا پرائیویټ د چا نه سبق اووائی، واحد زمونږه ټول دارومدار صرف او صرف په دغه یو ډګری کالج باندې دې، نو زما دوئ ته خصوصی ریکوسټ دې چې دا یو پرسنل کیس تاسو واخلئی په کنټریکټ او که په هره طریقه چې وی، زمونږه سټاف پوره کړئ او دغه کلاس فور بهرتی کړئ۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب۔

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: Mr. Speaker Sir! There is a difference between a speech and a question.

وزیر تعلیم: دا حبیب الرحمان صاحب خو په جواب باندې پوهه دې، دا چې کوم دلته جمله لیکلې شوې ده" لهذا متعلقه کالج کې پانچ ایسوسی ایٹ پروفیسرز" په دې پینځو کښې د دوو پروموشن شوې دے، تاسو وایئی چې د یو پروموشن شوې دے خو ماته دا پته ده چې د دوو پروموشن شوې دے او اوس صرف درې په دیکښې پاتې دی، تا له هم خان د دې جواب نه باخبره ساتل پکار وو، خبره دا ده چې څنګه د Appointments نه دا پابندی اوچته شی نو دا به کیږی، دا به د رته ټول ډک کړؤ۔

جناب سپیکر: صحیح شو، سوال نمبر 39 منجانب پیر محمد خان صاحب، ایم پی اے۔

* 39 _ جناب پیر محمد خان: کیاوزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ کے بیشتر ہائی سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ سائنس ایک اہم مضمون ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو شانگلہ کے تمام ہائی سکولوں بشمول تحصیل پورن کے کن کن سکولوں میں سائنس کے ماسٹرز موجود ہیں اور کن کن سکولوں میں نہیں ہیں، جن سکولوں میں سائنس ٹیچرز موجود نہیں ہیں، حکومت کب تک ان سکولوں میں سائنس ٹیچرز تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع شانگلہ کے 32 ہائر/ہائی سکولوں میں سے 16 سکولوں میں سائنس ماسٹرز کی آسامیاں خالی ہیں۔

(ب) یہ بالکل درست ہے کہ سائنس ایک اہم مضمون ہے۔

(ج) شانگلہ کے درج ذیل سکولوں میں سائنس ماسٹرز موجود ہیں۔

(i) ۔ہائر سیکنڈری اولندر۔(ii)۔ ہائر سیکنڈری بوٹیال۔(iii) ۔ہائر سیکنڈری سندوی۔ (iv)۔ ہائر سیکنڈری سکوچوگا۔

(i) ۔ہائی سکول الپوری۔(ii) ۔ہائی سکول لیاونئی۔(iii) ۔ہائی سکول شنگ۔(iv) ۔ہائی سکول گھڑی کنڈو۔ (v)۔ ہائی سکول پورن۔(vi) ۔ہائی سکول اوپل۔(vii)۔ ہائی سکول کوز پاؤ(viii)۔ ہائی سکول مارتونگ۔ (ix)۔ ہائی سکول رانیال۔ (x)۔ ہائی سکول کوزکانا۔ (xi)۔ ہائی سکول چکیسر۔ (xii)۔ہائی سکول تتوالان۔

شانگلہ کے درج ذیل سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں:

(1)۔GGHS لیلونئی۔(2)۔GGHS پورن۔ (3)۔GHS امنوی۔(4)۔ ہائی سکول کوٹکے۔ (5)۔ ہائی سکول ڈھیری الپوری۔(6)۔ ہائی سکول ڈھیری پورن۔(7)۔ ہائی سکول فیضہ پورن۔(8)۔ ہائی سکول شکولئی۔(9)۔ ہائی سکول کروڑہ۔(10)۔ ہائی سکول داموڑی۔(11)۔ ہائی سکول شواوو۔(12)۔ ہائی سکول دندی۔ (13)۔ ہائی سکول میرہ۔(14)۔ ہائی سکول کس لیلونئی۔(15)۔ ہائی سکول پشلوڑ۔ (16)۔ہائیر سیکنڈری سکول شاہ پور۔

جن سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں، ان کی خالی آسامیاں ڈائریکٹریٹ سکولز اینڈ لٹریسی کو بھیج دی گئی ہیں، ڈائریکٹریٹ ہذا نے تمام اہل اساتذہ کے ٹسٹ اور انٹرویو مکمل کر لئے ہیں اور میرٹ لسٹ بھی تیار کر لی گئی ہے، امید ہے بہت جلد ان تمام خالی آسامیوں کو پر کیا جائے گا۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Supplementary.

جناب پیر محمد خان: سپلیمنٹری خو به کوم۔

جناب سپیکر: نشته پکښې، زما په خیال مطمئن ئې۔

جناب پیر محمد خان: نه، زما خپل ذاتی د علاقې سوال دې نو خیر دې زما خو کار کبنې غرض دې چې کار په علاقه کبنې اوشی، دوئ پخپله اقرار کړے دے جناب سپیکر صاحب، چې زما په علاقه شانګله کبنې د سائنس ټول بتیس پوسټونه دی، په بتیس کبنې دوئ اقرار کوی چې "سولہ سکولوں میں سائنس ماسٹرز کی آسامیاں خالی ہیں" چې په بتیس کبنې سوله خالی دی نو زه صرف لنډ غوندې تپوس کوم چې دا سوله به دوئ کله ماته پوره کړی؟

جناب سپیکر: جناب منسټر صاحب۔

وزیر تعلیم: دا خو که ستا خیال وی پیر محمد خان صاحب، ما اوس خبره اوکړله چې زمونږه د بهرتئ چې کوم طریقه کار دې، هغه خو ډیر لوئې Process دے او ډیر وخت په هغې باندې لګی، خو اوس جی پرون مونږه دا فیصله اوکړه چې مونږ به کنټریکټ باندې خلق بهرتی کړؤ د خپلې خپلې ضلعې او ډسټرکټ او چې کوم طریقہ کار دې قانونی شوک د پروموشن په ذریعه راځی او شوک د پبلک سروس کمیشن ذریعه راځی نو هغه به په خپل خپل وخت باندې راشی خو فوری طور به دا کار شروع شی په دې سکولونو کبنې، ان شاء الله مونږ به ډیر زر ډک کړؤ۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 54 جناب مظفر سید ایڈوکیٹ۔

* 54 _ جناب مظفر سید: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر پائین میں گرلز مڈل سکول (بانڈاگئی تالاش) اور اس طرح کے سکولز گزشتہ تین چار سالوں سے بالکل تیار ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں آسامیوں کی منظوری تاحال نہیں دی گئی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ عملہ نہ ہونے کی وجہ سے عمارت کی حالت مخدوش ہو رہی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سکولوں کے لئے کب تک آسامیوں کی منظوری دے گی؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) جی ہاں، درست ہے۔

(د) رشنلائیزیشن (Rationalization) کی وجہ سے Up gradation پر پابندی تھی، تاہم محکمہ خزانہ کو اس سلسلے میں بحوالہ چھٹی نمبر (SO(B.A) 4-29.2002.Dir(L), dated 17-4-2002-4 بھیج دی گئی ہے، ان شاءاللہ جو نہی Up gradation کی منظوری آئے گی تو خالی آسامیوں کو پر کیا جائے گا۔

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

Mr. Speaker: Supplementary question.

جناب مظفر سید: سپلیمنٹری کوئسچن مې سر دا دے، دوئ ماته جواب را کوی چې "Rationalization کی وجہ سے Up-gradation پر پابندی تھی تاہم محکمہ خزانہ کو اس سلسلے میں، بحوالہ چھٹی نمبر فلاں یعنی 17-4-2002 کو بھیجی گئی ہے" تو منسٹر صاحب سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا 17-4-2002 سے ابھی تک تو اس کا کوئی ریزلٹ نہیں آیا تو آپ نے اس کے بارے میں کوئی تحقیق اور اس کے بارے کچھ پوچھا ہے یا نہیں؟

Mr. Speaker: Minister for education.

وزیر تعلیم: دیکښې خو مونږه-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دوئ دا تپوس کوی چې تاسو خو خط اولیږلو نو بیا Persuasion مطلب دا دے چې بیا مو ورته یاد دهانی کړې ده او که مو ورته نه ده کړې؟ څه پکښې تاسو کارروائی کړې ده؟

وزیر تعلیم: مونږه باقاعده هغوې نه پښتنه کړې ده، جواب طلبی مو ترې کړې ده، دې ورځ نیمه کښې به د دې جواب راشی ان شاء الله۔

جناب سپیکر: نه، سراج الحق صاحب څه وائی په دې سلسله کښې؟

وزیر تعلیم: فنانس پکښې Involve دے۔

جناب سپیکر: او فنانس پکښې Involve دے کنه، دوئ ته هم-----

(قطع کلامی)

جناب اسرار اللہ خان: سپیکر صاحب! زما هم یو ضمنی سوال دے ، دا صاحب، دا سې دے چې دا صرف یو سکول نه دې، زما د خپلې علاقې یو سکول دې گرلز ہائر سیکنڈری سکول کلاچی، هغه د 1995 نه تیار دے چې څنګه دوئ اووئیل خو تر اوسه پورې هغې ته عمله نه لیږی او چې کله څوک ورشی نو هم دا ورته وائی چې دا مونږ څزانې ته لیکل کړی دی او چې کله هغه منظوری او کړی، منسٹر صاحب هم ناست دې او هغوې ماته اووئیل چې دا یو سکول نه دې، تقریباً سو سکولونه دی، سو سکولونه Throughout NWFP نو دا خزانې والا منسٹر صاحب هم ناست دې، مهربانی د او کړی دې باره کښې د څه Policy decision واخلی او دا د ټولې صوبې مسئله ده۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! زما ضمنی Question بیا دا دې چې الف، ب، ج، درې واړو ته منسٹر صاحب ہاں، ہاں، لیکلی دی، زه دا منم چې هغوې دا اهمیت محسوس کړؤ خو د دې د پاره دا سې Fixed date یا دا سې Surety څه شئې کیدې شی چې بالکل خلق، تین چار سال نه بلڈنگ تیار، سٹاف نشته، بلڈنگ رااولویدو یعنی د یو خبره نه ده، دا ډیر شئې سکولونه دی نو آیا زه صرف په دې باندې مطمئن شم چې فنانس ته لیکلی شوی دی او سراج الحق صاحب هم خاموشی کوی او که نه د دې څه ټهوس جواب شته؟

وزیر تعلیم: Fixed date خو مونږ هله درکولې شو چې مونږ ته فنانس په هغې باندې جواب را کړی۔

جناب مظفر سید: تاسو به د فنانس نه تپوس کله کوئی؟ تاسو ماته دا جواب پخپله را کړئ۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: سوال نمبر 55، جناب فرید خان صاحب، جناب فرید خان صاحب۔

* 55 _ جناب فرید خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں گزشتہ حکومت نے ایک پبلک لائبریری قائم کی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ لائبریری اب بند کر دی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ لائبریری کو دوبارہ کھولنے، فنڈز اور کتابیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) فی الحال حکومت کا ایسا کوئی پروگرام زیر غور نہیں۔

جناب سپیکر: ضمنی کوئسچن۔

جناب فرید خان: ضمنی کوئسچن دا دے چې دوئ انکار کړے دے چې یره زمونږه دا سې څه پروګرام نشته دے په ضلع دیر بالا کښې د پبلک لائبریری قائم کولو د پاره، زما دا کوئسچن دے چې په ضلع دیر بالا کښې د پبلک لائبریری څه اهمیت شته دے او که نشته دے؟ په ضلع دیر بالا کښې د پبلک لائبریری څه اهمیت شته دے او که نشته دے چې قائم شی؟ دا یو کوئسچن مې دے جی۔

جناب سپیکر: جناب مولانا فضل علی صاحب، وایه چې ضرورت خوئې هر ځائې کښې شته۔

وزیر تعلیم: ضرورت خوئې هر ځائې کښې شته او زمونږه به کوشش۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: او وسائل۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر تعلیم: دا دے چې هر یو ضلع کښې جوړ کړؤ، بعض ضلعو کښې مو شروع هم کړې ده خو خبره بیا سراج الحق صاحب له راځی، فنانس پکښې Involve وی۔

جناب فرید خان: مونږه وائیو چې په ټوله صوبه کښې په هره هره ضلع کښې د تحصیل په سطح لائبریری جوړه شی ځکه چې لائبریری ډیره اهمه ده او خواندګی ورسره نوره هم سوا کیږی۔

جناب سپیکر: فرید خان صاحب، بس هغوي اووئيل او جواب ئې د رکړؤ، سوال نمبر 65، جناب ظفر الله خان صاحب، زما په خيال غير حاضر دي، Next سوال نمبر 91 جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

* 91 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ادیزئی اور علاقہ تالاش کے طلباء گورنمنٹ کالج گل آباد میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کالج میں پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ میں صرف 32 ,32 طلباء کو داخلہ دینے کی گنجائش ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سائنس طلباء کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے کافی طلباء پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ میں داخلے سے محروم ہو جاتے ہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ علاقائی پسماندگی کی وجہ سے مقامی طلباء علاقے سے باہر تعلیم حاصل کرنے کی استعداد نہیں رکھتے؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کالج میں مزید طلباء کو پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ میں داخلہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی یہ درست نہیں، 30 ,30 طلباء کو داخلہ دینے کی گنجائش ہے۔

(ج) جی ہاں، امسال 135 امیدواروں نے کالج ہذا میں داخلے کے لئے درخواستیں جمع کروائی تھیں، جن میں سے 60 امیدواروں کو داخلہ دیا گیا ہے اور 75 امیدوار داخلے سے محروم رہ چکے ہیں۔

(د) جی ہاں، یہ درست ہے کہ متعلقہ علاقے کے مالی وسائل کم ہونے کی وجہ سے مقامی طلباء و طالبات علاقے سے باہر تعلیم حاصل کرنے کی استعداد نہیں رکھتے۔

(ہ) 2004-2005 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اضافی کمروں کی تعمیر کی تجویز شامل کی گئی ہے، جس کی منظوری کے بعد متعلقہ کالج میں سائنس گروپ کے مزید طلباء کو داخلہ دینے کا مناسب بندوبست کیا جائے گا۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! دا په دوه حلقو خو یو کالج دے او صرف تیس تیس طلباء ته به داخله په میډیکل اؤ پری میډیکل کښې ملاویږی، خو دوئ دا خبره کوی چې دا صرف دلته کښې اضافی کمرې به پکښې جوړې کړۀ نو بیا به هله ایډمیشن پکښې ورکوۀ، اوس پکښې گنجائش نشته، زما خیال دے پینتالیس کمرې خو صرف په هاسټل کښې خالی پرتې دی او هغه په دې وجه خالی پرتې دی چې هلته پکښې او به نشته چې خلق پکښې اوسی، هغه کمرې هم د کلاسونو په طور باندې استعمالولې شی او دلته کښې جی دا 75 طلباء چې دی نو بالکل د داخلې نه محرومه پاتې شوې دی، دا خالص د غفلت په وجه باندې پاتې شوې دی، زه خو وایم چې یو د د دوئ تپوس اوکړی چې دا ولې محرومه پاتې شو، بل دا ده چې کمرې پکښې شته، د کمرو جوړولو ضرورت پکښې نشته، نو فوری طور بیا په هغې کښې دوئ اقدامات اوکړی چې کلاسونه پکښې Start شی۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب۔

وزیر تعلیم: دا صرف کمرو باندې به نه وی جی، پوسټونه به هم د دې د پاره Sanction کول غواړې، نوې پوسټونه به هم ورته ورکول غواړې، نو زمونږ به دا کوشش وی جی چې زر تر زره پکښې کوششونه اوکړۀ۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زما جی دا خیال دے چې فرض کړه 35 کسان په یو کلاس کښې ناست وی نو دلته هم 124 کسان ناست یو جی، نو ورته د 70 اؤ 80 ناست وی کنہ۔ دا خو دومره غټه خبره نه ده، په یو کلاس کښې 30 اؤ 35 کسانو ته یو پروفیسر لیکچر ورکوی نو 70 کسانو ته نه شی لیکچر ورکولې؟

وزیر تعلیم: بیا به دوئ دا مسئله سپیکر صاحب، راوچتوی چې په یو کمره کښې دومره کسان ناست دی، د دیرشو کسانو کمره ده اؤ سل کسان پکښې ناست دی۔

جناب عبدالاکبر خان: سپلیمنٹری جی۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب اور منسٹر صاحب کی بات میں اتنا زیادہ فرق نہیں ہے، کیونکہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ لوگوں کو داخلہ ملے اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ داخلہ ملے، کمرے ہیں اگر 30 لڑکے کلاس میں پڑھ سکتے ہیں تو خیر ہے 40 کر دیں، 50 کر دیں، لیکن ان کا مسئلہ اور پوسٹ کے لئے Sanction کے لئے لکھ دیں، لیکن جب جگہ ہے اور داخلہ کے لئے لوگ درخواستیں دے رہے ہیں اور ان کو داخلہ نہیں مل رہا ہے تو یہ تو میرے خیال میں پھر زیادتی ہے۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب، چونکه دیکښې سوال دے د ادینزئی اؤ د علاقه تالاش اؤ زه هم د علاقه تالاش اوسیدونکی یم، نو زه دا تپوس د منسټر صاحب نه کوم چې آیا په سوؤنو هلکان د داخلې نه محروم پاتې کیږی نو دا به ګرانه وی ګنی چې سږے هلته د سټوډنټس ایډمیشن د سیټونو د اضافی اعلان اوکړی، منسټر صاحب۔

جناب سپیکر: نوې سوال، Fresh question دے خو د عبدالاکبر خان اؤ د ذاکر الله خان صاحب د دې متعلق څه خیال دے ؟

جناب عبدالاکبر خان: ہمدردانہ غور کریں۔

جناب سپیکر: ہمدردانہ غور کرینگے، بالکل، ان شاءاللہ۔

وزیر تعلیم: مونږ به پرې غور کوو او فنانس ته به وایو، دوئ ته به منت کوو چې مونږ ته پوسټونه راکړی۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 96 جناب فرید خان ۔

* 96 _ جناب فرید خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈگری کالج دیر میں لیکچرارز کی کئی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گرلز ہائی سکول میں بھی اساتذہ کی کمی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع دیر بالا کے عوام اور طلباء بار بار یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ دیر کالج اور گرلز ہائی سکول کی خالی آسامیاں پر کی جائیں، نیز ڈگری کالج دیر بالا میں BBT, BIT, BCS, سوشیالوجی، لاء اور جغرافیہ کی کلاسسز شروع کی جائیں اور کمپیوٹر اور لیبارٹری میں پینٹیم IV جدید آلات فراہم کئے جائیں۔

(د) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ مطالبات کے سلسلے میں ضلع دیر بالا کونسل نے قرارداد یں بھی منظور کی ہیں اور گورنر نے دورہ دیر کے موقع پر اس سلسلے میں حکم بھی صادر فرمایا تھا؛

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے اس سلسلے میں کیا اقدامات کئے ہیں؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی نہیں، کالج ہذا میں لیکچررز کی کل تیرہ آسامیاں ہیں جو کہ تمام کی تمام پر ہیں۔

(ب) جی ہاں، گرلز ہائر سیکنڈری سکول دیر بالا میں ایک پرنسپل، دس سبجیکٹ سپیشلسٹ (SS) اور ایک سینیئر انگلش ٹیچر (SET, Sc) کی پوسٹیں خالی ہیں، SET کا کیس عدالت میں زیر غور ہے، جس پر عدالت نے حکم التوا دیا ہوا ہے اس وجہ سے SETs کی تقرریاں فی الحال ممکن نہیں ہیں، جب عدالت کی طرف سے حکم التوا ختم ہو جائے گا تو پھر SETs کی تقرریاں ممکن ہو سکیں گی، پرنسپل اور سبجیکٹ سپیشلسٹ (SS) کی پوسٹیں، سرحد پبلک سروس کمیشن کو سلیکشن کے لئے بھجوائی گئی ہیں، پبلک سروس کمیشن کی سفارشات موصول ہوتے ہی متعلقہ آسامیاں پر کر دی جائیں گی۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے کہ دیر بالا کے عوام اور طلباء بار بار خالی آسامیاں پر کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں، جہاں تک ڈگری کالج دیر میں آسامیوں کا تعلق ہے، موجودہ طور پر دو ایسوسی ایٹ پروفیسرز اور دو اسسٹنٹ پروفیسرز کی آسامیاں خالی ہیں جو پروموشن کے ذریعے پر کی جائیں گی، متعلقہ کالج کے پرنسپل کی طرف سے ڈائریکٹر کالجز کے دفتر میں اس قسم کا کوئی مطالبہ موصول نہیں ہوا ہے، تاہم سوشیالوجی، لاء جغرافیہ اور کمپیوٹر سائنس کے مضامین میں اساتذہ کی تقرری کے لئے آسامیوں کے اجرا کے لئے SNE صوبائی حکومت کو بھجوائی گئی ہے جو کہ صوبائی حکومت کے زیر غور ہے، منظوری کے بعد کالج میں ان مضامین کا اجرا کر دیا جائے گا، پرنسپل کی رپورٹ کے مطابق ایک آراستہ کمپیوٹر لیبارٹری موجود ہے جو کہ خوشحال پاکستان

پروگرام کے تحت 14 عدد Pentium-III کمپیوٹرز سیٹ فراہم کئے گئے ہیں، فی الحال Pentium-IV کمپیوٹرز کی ضرورت نہیں ہے، BIT کی کلاسسز کے لئے بھی کالج ہذا سے کوئی مطالبہ موصول نہیں ہوا ہے۔

(د) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا مطالبات کے سلسلے میں ضلعی کونسل دیر بالا نے قرار دادیں منظور کی ہیں، مگر گورنر صاحب کے احکامات ابھی تک موصول نہیں ہوئے ہیں۔

(ہ) جہاں تک کالج کو جدید آلات فراہم کرنے کا تعلق ہے، اس کے لئے رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں تین لاکھ، پچاس ہزار روپے فراہم کر دیئے گئے ہیں، متعلقہ سامان کی خریداری کے بعد کالج کی ضروریات کافی حد تک پوری ہو جائیں گی۔

جناب فرید خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ دوئ دا Question دغه کړے دے جی، جواب دوئ په دې صورت کښې ورکړے دے چې په عدالت کښې حکم التواء دغه شوې ده، دهغې په وجه باندې Stay ده د عدالت اؤ دا مونږه نه شو دغه کولې، نو آیا عدالت د دې Stay څومره وخت اوشو چې عدالت په دې باندې Stay اخستې ده، د وزیر تعلیم صاحب نه دا دغه دے چې د کوم وخت نه دا Stay په دې کومه مرحله کښې ده؟

وزیر تعلیم: د عدالت خو خپل طریقه کار دے، په هغې کښې خو زمونږ مداخلت نه شی چلیدې، د عدالت نه فیصله اوشی، د هغې نه وروستو مونږه بیا کولې شو۔

جناب سپیکر: صحیح ده۔

وزیر تعلیم: اؤ که دے دا تپوس کوی چې عدالت کله Stay ورکړې ده نو هغه د د عدالت نه تپوس اوکړی، هغې خو ما سره تعلق نشته۔

جناب فرید خان: زما د دې حواله سره بل Question هم دے جی چې آیا محکمه تعلیم عدالت دا خبره د دې اهمیت ظاهر کړے دے چې څومره ستاسو دا Stay دا مرحله اوږدیږی نو هغه هومره طالبعلمانو قیمتی وخت ضائع کیږی؟

جناب سپیکر: محکمه به Clear، وزیر تعلیم صاحب دا وائی چې مونږه به خپل کیس په کورټ کښې Plead کوؤ خو عدالت ته دغه نه شو کولې۔

جناب فرید خان: نه د دې اهمیت ئې ورته ظاهر کړے دے چې څومره عدالت کښې هغه شے Pending پروت وی، هغه هومره په طالبعلمانو-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: دا د هغو کښې کار دے، کوی، بالکل به ئې کوی۔

وزیر تعلیم: د ده سوال باندې زه حیران یم که عدالت ته د محکمه تعلیم اهمیت معلومات نه وی نو بیا به چا ته وی جی؟ دا خو عدالت ته پخپله معلومات وی۔

جناب سپیکر: خه جی!

جناب فرید خان: په دې حواله سره جی یو بل دا، سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: سوال نمبر-----

جناب فرید خان: محترم سپیکر صاحب! زما سوال ډیر اوږد دې، دا خو داسې دا معامله ډیره ده-----

جناب سپیکر: مسئله په عدالت کښې ده کله چې-----

جناب فرید خان: دا عدالت نه ده، دا څلور پانړې سوال دے، تاسو دې ته اوګورئ۔

جناب سپیکر: تاسو پخپله دا سوال اووایئی، ټائم دغه کیږی، د مانځه وخت دے او بس د دغې مخې نه سوالونه راروان دی۔

جناب فرید خان: دا په ډګری کالج کښې د کمپیوټرو او د لیبارټرئ په حواله سره خبره کړې ده، په هغې کښې د ډګری کالج یو پرنسپل دے او هغه Out-sider دے او د بل ځائې سره ئې تعلق دے او هلته کښې د داسې اختلافاتو په بنیاد باندې د هغې کالج بالکل د تباهی ته غاړه ده، په هغې کښې محکمه تعلیم 4,50,000 روپئ Pentium-III کمپیوټر د پاره مقرر کړے وی چې په دې باندې Pentium-IV کمپیوټرې واخله، هغه واپس محکمه تعلیم ډائریکټر ته دا چهټئ کوی چې ماته هیڅ قسم د کمپیوټرو ضرورت نشته، په دې کوټیشن هم د هغې وضاحت کړے دے چې پرنسپل دا وئیلی دی چې ماته د کمپیوټرو ضرورت نشته، ما ډائریکټر صاحب سره په ټیلی فون خبره کړې ده چې دا Pentium-IV

کمپیوټرې دا څلور نیم لکهه روپئی د دیر کالج ته مقر کوی نو دا آخر ولې واپس کیږی؟ نو هغه اووئیل چې په هر صورت باندې به دا Pentium-IV کمپیوټرې اخستې کیږی چې هغې کښې ماته As a fresh دا وضاحت کیږی چې-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: Speech مه کوه، بس پوهه شو چې د کمپیوټرو خبره ده، یعنی مطلب دا دے چې ولې رقم واپس شوې دے؟ جناب منسټر صاحب!

جناب فرید خان: د هغې جواب د ورکړے شی۔

وزیر تعلیم: د هغې وجه دا ده جی چې کمپیوټرو د پاره دا پیسې ورکړے شوې وې او دا پیسې مختص د کمپیوټرو د پاره وې۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر تعلیم: چې کله پرنسپل صاحب دا اولیکل چې مونږ ته د کمپیوټرو ضرورت نشته، لهذا د کمپیوټرو هغه پیسې واپس شوې خو بل ځائې کښې خو نه شی لګیدې۔

جناب سپیکر: نو پرنسپل صاحب د هغې Justification ښود لې دے چې ولې مطلب دا دے چې-----

وزیر تعلیم: مونږ ته د کمپیوټرو ضرورت نشته جی (قہقہے) چې پرنسپل وائی چې مونږ ته د کمپیوټرو ضرورت نشته، شته ورسره مخکښې نه۔

(قہقہے/تالیاں)

جناب فرید خان: جناب سپیکر صاحب! زه وایم چې داسې پرنسپل چې د هغې اداری-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما په خپل خیال منسټر صاحب اؤ تاسو آو پرنسپل صاحب به کښېنئی اؤ مسئله به Sort out کړئ۔

جناب فرید خان: جناب سپیکر صاحب! زما تسلی نه د شوې جی، زه وایم چې یو داسې پرنسپل چې هغه دې ادارې ته Pentium-IV کمپیوټر فراهم کوی-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بس ما اووئیل چې تاسو اؤ منسټر صاحب اؤ پرنسپل به کښېنئی او Sort out به ئې کړئ کنه۔

جناب فرید خان: د فوراً د هغه Transfer کړی، هغه د تعلیم سره بدنیتی کوی-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: سوال نمبر 106 جناب وجیہہ الزمان صاحب ۔

* 106 _ جناب وجیہہ الزمان خان: کیاوزیر تعلیم صاحب ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول بانڈہ بنگش ڈب تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ کو عرصہ تین سال سے سٹاف مہیا نہیں کیا گیا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں کو سٹاف مہیانہ کرنے والوں ذمہ داروں کی نشاندہی کی جائے اور آیا حکومت ان ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کرنے ارادہ رکھتی ہے ؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) سٹاف کے منظوری کے کاغذات (PC-IV) محکمہ فنانس کو بھیج دیئے گئے ہیں، جونہی منظوری ملے گی مذکورہ سکولوں کو سٹاف فراہم کیا جائے گا۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ، جناب سپیکر، یہ سوالات کا مجھے جواب موصول ہوا، لیکن یہ مکمل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب وجیہہ الزمان خان: اس میں ایک جگہ انہوں نے کہا ہے کہ جی ہم نے محکمہ فنانس والوں کو Proposal بھیجا ہے اور جب منظوری آئے گی تو دیدینگے تو گزارش یہ ہے کہ تین سال ہو گئے ہیں یہ Proposal بھیجے ہوئے، اس پر کسی نے پیش رفت کی ہے کہ کیوں Approve نہیں ہوئے ہیں؟ کیا وجہ

ہے ؟تو یہ Kindly ذرا مجھے بتادیں کہ اتنے Slow speed سے Proposal approve ہونگے تو پھر تو اللہ ہمارے حال پر رحم کرے، مشکل ہے، تھینک یو۔

وزیر تعلیم: دا جواب باندې خو دوئ خبره شو جی، مونږ وئیل د فنانس نه باقاعده تپوس اوکړؤ چې ولې اوسه پورې په دیکښې تاخیر دے ؟ اوبه کړؤ تپوس۔

جناب سپیکر: خه جی۔

وزیر تعلیم: او به کړؤ۔

جناب وجیہہ الزمان خان: Secondly جناب سپیکر، میں نے اس میں پوچھا کہ جن لوگوں نے اس میں غفلت کا مظاہرہ کیا ہے، آیا ان کے خلاف کوئی ایکشن لیا گیا ہے یا نہیں لیا گیا؟

وزیر تعلیم: ہاں جی غفلت کا نوٹس لیں گے۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ لیں گے۔

وزیر تعلیم: ہاں بالکل۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: سوال نمبر۔۔۔۔۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب!

میاں نثار گل: وزیر تعلیم یا ایجوکیشن متعلق چې څومره سوالات راغلې دی نو شکر الحمد للہ نن ټول د تعلیم متعلق دی، هر ضلع کښې دا ټول تکلیفات دی خو دا کیدې شی دغه وجه وی چې وزیر تعلیم زمونږ د Recommendation خیال ئې نه وی ساتلې، دا سوالات زیات پرې راغلې وی، دا ټول کسان ورته راغلې وی نو مونږ د دوئ نه په دې فلور باندې سوال کوؤ چې د Recommendation خیال د ساتی، په ټولو محکمو کښې پوستونه خالی دی، خو نن چې کوم دے نو په دې باندې خالی دی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: یو منٹ جی، مونږه دا وایو-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب!

میاں نثار گل: چې څومره سوالات راغلل چې آسامیانې چې خالی دی او هغه ډکې کړې، نو ان شاء الله تعالیٰ بیا به آئنده د پاره دومره سوالات نه وی۔

جناب سپیکر: بیا هغوی نوټس واخستو، د منسټر صاحب د خپلې ضلعې سوال را روان دے، لږ ئې پریږدئ، دغه مه کوئی کنه، سوال نمبر 115، جناب امیر رحمان خان۔

* 115 _ جناب امیر رحمان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول نواں کلی کے طلباء گرلز ہائی سکول جمال آباد منتقل کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ لڑکوں کے سکول کے ساتھ گرلز کالج تعمیر کیا جارہا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) آیا لڑکوں کے سکول کے ساتھ لڑکیوں کا کالج تعمیر کرنے سے مسائل پیدا نہیں ہونگے؛

(ii) سکول گراؤنڈ پر مذکورہ کالج کی تعمیر کی اجازت کیوں دی گئی؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): الف) ہاں، یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول نواں کلی کے طلباء گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جمال آباد منتقل کئے گئے ہیں، بحوالہ چھٹی نمبر 3036 بتاریخ 2.8.2002 از دفتر ڈائریکٹر سکولز اینڈ لٹریسی صوبہ سرحد پشاور (Governor Directive)۔

(ب) یہ درست نہیں ہے، کیونکہ گورنمنٹ ہائی سکول کرنل شیر کلے کے طلباء گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جمال آباد کو شفٹ کئے گئے ہیں اور گورنمنٹ گرلز کالج کے قریب بوائز ہائی سکول میں اب گرلز ہائی سکول جمال آباد کے طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(ج) (i) چونکہ کالج کی تعمیر سے مسائل پیدا ہونے کا اندیشہ تھا، اس لئے اہلیان کرنل شیر کلے کی استدعا پر گورنر صاحب نے حکم صادر فرمایا کہ گورنمنٹ ہائی سکول کرنل شیر کلے (مردانہ) کو یہاں سے شفٹ کیا جائے اس طرح مسائل پیدا ہونے کا اندیشہ ختم ہو گیا۔

(ii) چونکہ یہ جناب گورنر صاحب صوبہ سرحد کی کمال مہربانی تھی کہ انہوں نے اہلیان کرنل شیر کلے کی ایک دیرینہ خواہش کو ناظم اعلیٰ ضلع صوابی کی درخواست پر کالج منظور کرایا اور جگہ کا انتخاب مقامی ناظم اور اس کے رفقاء کار پر چھوڑ دیا، جنہوں نے لوگوں کی باہمی مشورے کے ساتھ اس جگہ کا انتخاب کیا اور اسی طرح جناب گورنر صاحب کی Directive کو عملی جامہ پہنایا اور بعد میں انہوں نے خود اس کا افتتاح فرمایا۔

جناب امیر رحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، زما په کلی کښې د سکول Shifting شوے دے او دا یو تاریخی سکول وو۔

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! آپ کو پتہ ہے کہ یہ Proceeding ساری ریکارڈ ہوتی ہیں اور پھر اس Proceedings کو بعد میں کاغذ پر لایا جائے گا اور Proceedings جو ہے، وہ چھاپی جائے گی تو میری آنریبل ممبر سے درخواست ہے اور آپ نے بھی درخواست کی تھی کہ وہ اگر سوال نمبر پڑھ لیا کریں، کیونکہ کل چھپائی میں آپ کے سیکرٹریٹ کو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ تو میں نے پہلے استدعا کی ہے کہ آپ (الف)، (ب)، (ج)، (د) وغیرہ ساتھ پڑھیں۔

جناب امیر رحمان: زما جی په خپل کلی کښې یو تاریخی سکول وو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ابھی تو آپ کہہ دیں نا۔

جناب امیر رحمان: سوال نمبر 115 دے، زما په خپل کلی کښې یو لوئې سکول دے۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: خه ا، ب، ج۔

جناب امیر رحمان: هسې جی هغه ټائم ضائع کوئ۔

جناب سپیکر: خه۔

جناب امیر رحمان: کیاوزیر تعلیم۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نه بس سپلیمنټری کوئسچن۔

جناب امیر رحمان: خه جی، نو ما دغه ته تاسو لږ پریږدئ نو زه ورته په تفصیل سره وایم، زما جی په کلی کښې یو تاریخی سکول دے چې دغې سکول ښه ښه خلق پیدا کړی دی چې په هغې کښې یو فدا محمد خان جج دے، شریعت کورټ اسلام آباد کښې، یو د کالجز ډائریکټر شعیب خان اؤ بل دریم کرنل شیر (نشان حیدر) شهید، چې کوم دے، پروفیسران، ډاکټران داسې غټ غټ خلق دے سکول پیدا کړی دی او د هغې سکول دوئ Shifting کړے دے او داسې ځائې ته ئې کړے دے چې هغه سکول چې کوم دے نو په هغې کښې دا اوولس کمرې دی او دا زوړ سکول چې کوم دے، نو په دیکښې 45 کمرې دی چې په دیکښې یو لوئې جماعت هم وو، د امتحان د پاره یو هال هم وو او۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما په خیال اوشو جی، منسټر صاحب جواب در کوی کنه۔

جناب امیر رحمان: په دغې هال کښې د حج د پاره ټریننګ ورکیدې شو، د هغې سکول Shifting دوئ کړے دے۔

جناب سپیکر: بس او شو جی، په اهمیت ئې پوهیږی، دې جواب ته غوږ کیږدئ جی، جواب ته۔

جناب امیر رحمان: داسې جواب زه نه منمه چې بس دوئ وائی چې "ہاں" یا "نہیں" یا وائی چې "درست" یا نه دے "درست"۔

جناب سپیکر: تاسو خو جواب واورئی، که د منلو وی نو او به ئې منئی که د نه منولو وو نو بل تجویز به ورکړئ۔

جناب امیر رحمان: ما خو جی خبرې ته پریږدئ کنه۔۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: تقریر خو کوې، نو مطلب دا دے۔۔۔۔۔

جناب امیر رحمان: تقریر خو زه کوم، ما ورته پریږدئ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: گورئ، جواب ورته ملاؤ شوے دے۔

جناب امیر رحمان: ښه ده، بس ټهیک ده څه۔

Mr. Speaker: Thank you.

وزیر تعلیم: خبره د امیر رحمان یو حده پورې ټهیک ده چې دې سکول لوئې لوئې خلق پیدا کړی دی، زمونږه د دې کلی سره احسان کړے دے، د هغې سکول سره د جینکو کالج جوړ شو جی، مونږه نه وړاندې گورنر صاحب د هغې منظوری ورکړې وه، د کالج بلډنگ تیار شو، د هغې کلی مشرانو دا اووئیل چې دا به هلکان اؤ جینکئی یو ځائې وی او زمونږه د پښتو روایات دی او اسلام، مونږه ته به مشکلات وی، دا سکول مونږه Shift کوؤ، هغه سکول ئې Shift کړؤ جی، په ځائې کښې کمرې کمې وې نو هلته کښې مسئله جوړه شوه ما بیا ډائریکټر او لیږلو او کمیټی مې پکښې مقرر کړه، د کلی خلق تقسیم شو، څه یو طرف ته، څه بل طرف ته، ما ورته اووئیل چې یوه جرگه پرې اوکړئ نو دا به ډیر ښه وی، د پښتنو یو جرگه وی،ستاسو د بچو فائده ده، دوئ هغې له سیاسی رنگ ورکړؤ، اختلافات پکښې پیدا شو، زه خپله لاړمه د هغې Visit مې اوکړؤ بچی په څو کمرو کښې بهر ناست وو، نو د اته کمرو منظوری فوری طور مونږه ورکړه، هغه ورله جوړې شوې دی سکول برابر شوې دے نو هیڅ څه مسئله اوس په هغې نشته۔

جناب سپیکر: امیر رحمان خان صاحب۔

جناب امیر رحمان: بالکل جی زما د کلی په سکول نه منظوری شوې ده، نه په هغې سکول کښې د کمرو جوړولو ځائې شته، دا بالکل دوئ * + +، زمونږه هلته کښې یو تاریخی-----

(تالیاں)

Mr. Speaker: Expunged, expunged.

جناب امیر رحمان: جناب سپیکر! هلته کښې د سکول مخې ته یو گراؤنډ وو چې په هغې کښې به د علاقو خلقو ټورنامنټ کولو، په هغې گراؤنډ کښې دوئ د کالج افتتاح اوکړه نو دوئ ورسره دیوال په دیوال، د هلکانو سکول سره د کالج افتتاح اوکړه، اوس دلته په اسمبلۍ کښې خیر دے که زنانه د دې نارینوؤ سره ناستې وی نو خیر دے خو که هلته کښې فاصله ئې مینځ کښې شته نو هغه ناجائزه هغه ناجائزه ده، نو زه دا وایم چې هلته کښې نه سکول سره ځائې شته چې پکښې کمرې جوړې شی زر تر زره، زه دا منسټر صاحب، ته وایمه چې دا Shifting د دوئ واپس کړی او مونږ له، Shifting دوئ نه واپس او دغه شان دوئ تعلیمی ماحول خرابه وی، نو داسې ماحول کښې نه ایجوکیشن کیدې شی او نه پکښې د تعلیم څه بندوبست شته، د دې نه علاوه زمونږه په دې سکول کښې یوویشت کلاسونه وو او کمرې په دیکښې ستره دی، نو چې د ستره کمرو نه شپږ اووه کمرې ته د سټاف روم د پاره، د پرنسپل روم د پاره، د سپورټس روم د پاره او داسې نورو لیبارټرو د پاره لرې کړې نو په دیکښې لس کمرې پاتې کیږی نو چې

* بحکم جناب سپیکر حذف کئے گئے۔

اکیس نه دس تاسو منفی کړئ نو گیاره کلاسونه بهر راغلې دی، دې سره علاوه دوئ یو بل Disturbance دا جوړ کړے دے چې هلته کښې یو پرائمری سکول دے نو هغې ته ئې کسان بوتلې دی، نو دا خو اوس موسم د گرمئی راروان دے، په ژمی کښې مونږ خپله چې به پاڅیدو نو لس بجې یا نهه بجې به پاڅیدو، گرمې سویټرې به وې، بنینونه به وی یا کوټ به وو، بل څه به وو، دا ماشومان به خپیابلې پښې اووه بجې سکول ته تلل، په هغې فرشونو باندې به دوئ دغه شان ناست وو نو په داسې حالاتو کښې یا په داسې ماحول کښې بالکل

ایجوکیشن نه شی کیدې، او زما خیال دے چې منسټر صاحب بهر تلې وو نو دوئ ته به هم دا محسوس شوی وی چې بهر څنګه تعلیم حاصلیږی یا به څه حالاتو یا په څه ماحول کښې، نو که داسې حالات وی نو مونږ په مخ په وړاندې نه شو تللې، واپس به راځو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

قاری محمد عبداللہ: پوائنټ آف آرډر جی، تاسو جی دې تقریر ته پریښودې دے که دا څه داسې دے تقریر کوی؟۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: امیر رحمان خان صاحب! سپلیمنټری کوئسچن، بس پوهه شوم، د منسټر صاحب جواب واورئی۔

جناب امیر رحمان: زه ستاسو بله یوه خبره کومه، هغه سکول په دوه کناله ځائې کښې دے، بالکل ماحول د هغې ځائې خراب دے، نه پکښې د کمرو جوړولو ځائې شته نه پکښې امتحانونو ځائې شته۔۔۔۔

جناب سپیکر: ګورئ که تاسو د دې سوال په اهمیت پوهه یئی، تاسو سره بله لار شته د رول 48 لاندې نوټس ورکړئ، بس Debate به پرې اوشی او بالکل د غه نشته۔

جناب امیر رحمان: بالکل، زه وایم اوس د ورله کمیټی جوړه کړے شی، زه ئې په خپل خرچ بوځمه، هغه ماحول به اوګوری، هغې حالاتو ته به اوګوری۔۔۔۔

جناب سپیکر: که د هغوې په یقین دهانی مطمئن نه یئی نو تاسو سره بله لار شته دے کنه۔

جناب امیر رحمان: که دا اوس هم لکه منسټر صاحب، کمیټی جوړه دی شی دوئ د پکښې شی، تاسو به شئی، زه مو به خپل خرچ بوځمه، هغه ځائې ته اوګورئ، زه جناب، ناجائزه نه غواړم چې زما د پاره د جائز اوکړی شی، زه په جائزه باندې هم خوشحالیږمه، زه ناجائزه نه غواړمه، زما بالکل په علاقه کښې، په هغه رجړو علاقه کښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: صحیح ده، منسټر صاحب۔

جناب امیر رحمان: په علاقه کښې هغه په هغه رجړو په علاقه کښې نوې-----

وزیر تعلیم: کمیټی جی هغې کښې جوړه شوې ده، باقاعده-----

جناب سپیکر: اوشو کنه یره، اوس جواب واوره۔

وزیر تعلیم: او کمیټی باقاعده د هغې رپورټ هم ورکړے دے، امیر رحمان یو طرف ته دے، سالم کلې بل طرف ته دے-----

(مداخلت)

جناب امیر رحمان: محترم سپیکر صاحب! زه وایم چې-----

جناب سپیکر: تاسو کښېنئی جی امیر رحمان صاحب، پلیز، ته کښېنه او د هغه جواب واوره، او که چرې څې کمې وو-----

جناب امیر رحمان: نه جی، دا خو جی-----

جناب سپیکر: دا څه طریقه نه ده کنه، منسټر صاحب کښېنه بس دے چې څه وائی هغه به وائی۔

(شور)

جناب امیر رحمان: دا خو ښه نه ده کنه جی، چې مونږه ئې دغه اوکړو او تاسو ئې رانه د ومره په آسانه باندې خلاصوئی نو دا خو د خبرې حل نه دے۔

جناب سپیکر: نه، ګوره که په Question باندې تاسو Discussion غواړئی نو ته رول 48 اوګوره۔

جناب خلیل عباس خان: سر! امیر د هغه حلقې منتخب نمائنده دے-----

جناب امیر رحمان: زما خپل کلې دے-----

(مداخلت)

جناب خلیل عباس خان: بله خبره دا ده چې دا مخالفت هډو سوال نه لری چې هلته خلق مخالف دی، دے د هغې علاقې منتخب نمائنده دے-----

جناب سپیکر: اوس تاسو اود ریږئ نو پکار دا دی چې دے کښېنی کنه۔

جناب امیر رحمان: خه جی، زه د هغې ځائې منتخب نمائنده یم جناب سپیکر صاحب.....

جناب سپیکر: تاسو دا غواړئی چې دا سوال د اهمیت حامل دے یعنی رول 48 لاندې نوټس ورکوئ؟

جناب امیر رحمان: اؤ جی۔

جناب سپیکر: بس صحیح ده۔

جناب امانت شاه: د دې مونځ دې ټائم ته پکښې لږ ګورئ جی۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال بیا به څه کوؤ؟ تاسو سره صلاح کوؤ۔

جناب عبدالاکبر خان: اؤ جی پکار دے۔

(شور)

آوازیں: وخت ختم دے۔

جناب سپیکر: نو زما په خپل خیال د رولز مطابق د بزنس ټائم ختم دے، عبدالاکبر خان تاسو اوګورئ کنه د اپریل Timings.....

جناب عبدالاکبر خان: جناب! ستاسو خبره صحیح ده چې کوم Starting time دے، چونکه نوره خوښه خو اوس ستاسو ده، خو چونکه دا اسمبلی Late start شوې وه، نو د هغې په وجه باندې که مهربانی کوئی، بنه ده ګنې نو نور، Otherwise خو رول لاندې خو ستاسو Time off دے۔

(شور)

جناب سراج الحق (سینئر وزیر): جناب سپیکر صاحب! په دې آغاز کښې خو مونږه نه تاخیر اوشو خو چې په دې اختتام کښې خو را نه تاخیر او نه شی په دې وجه باندې مونځ له هم وقفه پکار ده او د رولز پابندی پکار ده۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! دا باقی سوالونه چې Lapse نه شی، دا مخکښې بیا بله ایجنډا باندې کیږدئی۔

جناب سپیکر: Adjourn کړؤ ؟

(شور)

جناب زر گل خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: دا خو چې کوم دے These will be treated as answered یعنی دا Questions چې کوم پاتې شو ، Lapsed۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

65 _ جناب ظفراللہ خان: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج لکی مروت میں تاحال چھ لیکچرارز اور چار کلاس فور ملازمین کی پوسٹیں خالی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک مذکورہ بالا سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) متعلقہ چھ لیکچرارز کی خالی آسامیوں میں سے چار آسامیاں کنٹریکٹ کی بنیاد پر پر کرنے کے لئے سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کی وساطت سے بذریعہ انگریزی چھٹی نمبر 27-16024 مورخہ 11-12-2001 پبلک سروس کمیشن کو بھیجی گئی ہیں، جبکہ کلاس فور کی آسامیوں پر تعیناتی پابندی ہٹنے کے فوراً بعد کیجائے گی۔

135 _ سید قلب حسن: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

صوبے میں کتنے گورنمنٹ ہائی اور گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکولز میں پرنسپل تعینات نہیں ہیں اور آیا حکومت ایسے سکولوں میں پرنسپل تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): جناب عالی! صوبے میں 98 ہائی/ہائر سیکنڈری سکولز میں پرنسپلز بی۔ 18 اور ہائی/ہائر سیکنڈری سکولز میں پرنسپلز بی۔19 کی 55 پوسٹیں خالی ہیں ان شاءاللہ جلد از جلد جملہ سکولوں میں انچارج پرنسپلز سینیارٹی/کم فٹنیس کی بنیاد پر تعینات کئے جائیں گے۔

169 _ جناب وجیہ الزمان: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2001 اور 2002 میں ضلع مانسہرہ کے گرلز بوائز سکولوں کے ایڈیشنل کمرے بنائے گئے ہیں؛

(ب) اگر جواب اثبات میں ہو تو ان سکولوں کی تعداد کتنی ہے؛

(ج) آیا مکمل طور پر تباہ شدہ گورنمنٹ پرائمری سکولوں چھپڑا بالا میں ایڈیشنل کمرے بنائے گئے ہیں؛

(د) اگر (ج) کا جواب نفی میں ہو تو مذکورہ سکول میں اضافی کمرے نہ بنانے کا ذمہ دار کون ہے نیز پرائمری سکولوں کے اضافی کمرے بنانے کی پالیسی اور میرٹ بھی بتائی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2002-2001 میں پرائمری سکولوں میں اضافی کمرہ جات بچوں کی تعداد زیادہ ہونے پر تعمیر کئے گئے ہیں۔

(ب) تعمیر شدہ اضافی کمرہ جات سکولوں کی تعداد نو (9) ہے۔

(ج) گورنمنٹ پرائمری چھپڑا بالا میں ایڈیشنل کمرے تعمیر نہیں کئے گئے۔

(د) گورنمنٹ پرائمری سکول چھپڑا بالا میں اضافی کمرے اس لئے تعمیر نہیں کئے گئے کہ سکول کی عمارت انتہائی خستہ حال ہے اور اس کو دوبارہ تعمیر کرنا ضروری ہے۔

سکول مذکورہ اضافی کمرہ جات دینے کے میعار پر پورا نہیں اترتا، کیونکہ سکول میں بچوں کی کل تعداد 60 ہے، جبکہ پالیسی میعار 40:1 کے حساب سے بچوں کی تعداد زیادہ ہونے پر اضافی کمرہ دیا جاتا ہے، البتہ سکول مذکورہ کو حکومت کی طرف سے زیادہ تعمیر کی سکیم اور فنڈز ملنے پر دوبارہ تعمیر کیا جائے گا جو کہ آئندہ سال متوقع ہے۔

170 _ جناب بشیر احمد بلور: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ میرے حلقہ بھانہ ماڑی پشاور میں گورنمنٹ مڈل سکول کی نئی عمارت موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مڈل سکول ہائی بنانے کی گنجائش موجود ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقے میں ہائی سکول نہیں ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اور کب تک؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) مڈل سکول کی عمارت پرانی ہے جو کہ 1969 میں بنائی ہے۔

(ب) ان میں 14 عدد کمرے ہیں، پرائمری میں طلباء کی تعداد 563 ہے اور مڈل میں طلباء کی تعداد 152 ہے مزید کمرے بنانے کی گنجائش نہیں ہے۔

(ج) بھانہ ماڑی میں ہائی سکول نہیں ہے، البتہ ایک فرلانگ کے فاصلے پر سول کوارٹر میں ہائی سکول موجود ہے۔

(د) (ا)،(ب)،(ج) کی رو سے مذکورہ سکول کی Up gradation ممکن نہیں۔

171 _ جناب پیر محمد خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ میرے حلقے میں درجہ ذیل سکول موجود ہیں:

(1) مڈل سکول خدنگ۔ (2) مڈل سکول کٹکور۔ (3) مڈل سکول سنڈیا۔ (4) گرلز مڈل سکول سندوی۔

(5) گرلز مڈل سکول چوگا۔ (6) مڈل سکول اشاڑو۔ (7) گرلز مڈل سکول مکڑا۔ (8) گرلز مڈل سکول چاگم۔

(9) مڈل سکول راگیشوم۔ (10) مڈل سکول درڈ۔ (11) مڈل سکول کڈونہ۔ (12) مڈل سکول چاگم۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا ان میں پڑھائی جاری ہے؛

(ج) اگر پڑھائی نہیں ہے تو کب شروع کی جارہی ہے ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں، مذکورہ سکولوں میں مڈل سکول خدنگ، کٹکور، سنڈیا، گرلز مڈل سکو سندوی، چوگا، مکڑا اور مڈل سکول کڈونہ موجود ہیں اور ان کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، جبکہ گرلز مڈل سکول چوگا زیر تعمیر ہے اور تاحال محکمہ تعلیم کے حوالے نہیں ہوا، گرلز مڈل سکول سندوی چالو ہے اور پڑھائی جاری ہے، نیز مڈل سکول اشاڑو، مڈل سکول چاگم مڈل سکول راگیشوم اور مڈل سکول درڈ کے نام سے کوئی مڈل سکول موجود نہیں ہے۔

(ب) جی نہیں، ان میں صرف گرلز مڈل سکول سندوی کافی عرصہ سے چالو ہے اور پڑھائی جاری ہے، باقی سکولز جن کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، PC-IV ڈائریکٹر سکولز نے اس ابزرویشن کے ساتھ واپس کئے ہیں کہ

محکمہ فنانس ضلع شانگلہ سے عمارت کی تکمیل اور سکول کے لئے موزوں ہونے کا سرٹیفیکیٹ حاصل کیا جائے،اس سلسلے میں محکمہ فنانس شانگلہ سے رابطہ کیا گیا ہے، جونہی مذکورہ سرٹیفیکیٹ موصول ہوگا تو اس کیس کو دوبارہ منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

(ج) مذکورہ سکولوں میں جن کی تعمیر مکمل ہو چکی ہیں،ان کے لئے جونہی آسامیاں محکمہ فنانس سے منظور ہو جائیں گی،ان پر تقرریوں کے بعد سکولوں کو فوری طور پر چالو کیا جائے گا۔

207 _ ڈاکٹر محمد سلیم: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ایلیمنٹری کالج انبار خیل صوابی کئی سالوں سے چل رہا ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج کو گزشتہ سال مردان منتقل کر دیا گیا ہے؛

(ج) آیایہ درست ہے کہ مذکورہ کالج کی منتقلی سے کالج کی عمارت جو کہ کروڑوں روپے سے تعمیر کی گئی تھی،بے کار پڑی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا مذکورہ اقدام صوابی عوام سے ناانصافی کے مترادف نہیں؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) عمارت خالی ہے۔

(د) یہ فیصلہ کیبنٹ میٹنگ میں مورخہ 2002-8-21 کو ہوا، جس کے مطابق مذکورہ کالج بند کر دیا ہے۔

208 _ سردار ایوب خان: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ کوہستان ایک انتہائی پسماندہ علاقہ ہے، جس کی آبادی تقریباً پانچ لاکھ افراد پر مشتمل ہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ تاحال کوہستان میں کوئی کالج موجود نہیں ہے؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ حالیہ الیکشن سے قبل اکتوبر 2002 میں گورنر سرحد نے داسو کوہستان میں ایک کالج تعمیر کرنے کا اعلان کیا تھا؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت داسو کوہستان میں ایک انٹر میڈیٹ کالج کا قیام عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس ضمن میں دفتر ہذا کو گورنر سیکرٹریٹ سے کوئی تحریری ہدایات موصول نہیں ہوئیں۔

(د) ضلع کوہستان کے شماریاتی مواد کے تجزیئے کے مطابق ضلع بھر کے سکولز میں جماعت دہم کے طلباء کی تعداد 177 ہے، جبکہ امسال میٹرک کے امتحانات میں پاس ہونے والوں کی تعداد صرف 101 ہے (رپورٹ لف ہے)، جس کے مطابق انٹر کالج کا قیام فی الحال قابل عمل نہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پٹن ضلع کوہستان میں ایک ہائر سیکنڈری سکول پہلے ہی سے قائم ہے۔

Statistical Data for the Establishment of a boy's college at Dasu (Kohistan)

S. No	Name of School	Enrolment				SSC (2002) Results		
		9th	10th	11th	12th	App	Pass	Pass %
1	GHS Kayal	10	9			11	8	73
2	GHS Jijal	21	17			5	3	60
3	GHS Ronolia	27	25			9	9	100
4	GHS Dubair	3	2					
5	GHS Bunil Jug	20	7					
6	GHS Banked	20	10			11	5	28
7	GHS Bataria	7	9			4	3	75
8	GHS Shahkot	23	26			12	6	50
9	GHS Dasu	18	14			9	4	44
10	GHS Seo	20	20			16	9	56
11	GHS Shatial	13	8			4	1	25
12	GHS Pattan	25	30			64	53	33.92
Total		207	177	0	0	145	101	70

209 _ مولانا امان اللہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں مختلف نجی یونیورسٹیاں قائم ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے زیادے سے زیادہ تعلیمی مواقع پیدا کرنے کے لئے ان یونیورسٹیوں کو اجازت دی ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونیورسٹیوں کے تعلیمی اخراجات انتہائی زیادہ ہیں، جبکہ ان یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل طلباء کو اکثر انٹری ٹیسٹ اور کمیشن کے لئے قابل قبول بھی نہیں سمجھا جاتا؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو طلباء کے قیمتی وقت اور پیسوں کے ضیاع کو روکنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مختلف نجی یونیورسٹیوں کے مختلف مضامین کے لئے فیس مختلف ہے اور یہ چونکہ نجی یونیورسٹیاں ہیں اس لئے ان کی فیس حکومت مقرر نہیں کرتی، جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ان یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل طلباء کو انٹری ٹسٹ اور کمیشن کے لئے قابل قبول نہیں سمجھا جاتا اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ یونیورسٹیاں حکومت پاکستان، ہائر ایجوکیشن کمیشن اور صوبائی حکومت سے تسلیم شدہ ہیں اس لئے یہ تاثر غلط ہے کہ ان یونیورسٹیوں سے فارغ التحصیل طلباء کو انٹری ٹسٹ اور کمیشن کے لئے قابل قبول نہیں سمجھا جاتا جہاں تک غیر منظور شدہ یونیورسٹیوں کا تعلق ہے، ان کے کنٹرول کے لئے حال ہی میں حکومت صوبہ سرحد نے ایک ریگولیٹری اتھارٹی تشکیل دی ہے۔

(د) چونکہ سرکاری مد میں حکومت کے لئے بہت مشکل ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے اس دور میں ہر شخص کو اعلیٰ تعلیم دے سکے، اس لئے حکومت نے نجی شعبہ میں پرائیویٹ تعلیمی اداروں کے قیام کی منظوری دی ہے، چونکہ یہ ادارے طلباء کے لئے حصول تعلیم کے مزید مواقع فراہم کرتے ہیں، صوبائی حکومت نے نجی تعلیمی اداروں کو باقاعدہ بنانے کے لئے ایک ریگولیٹری اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، ریگولیٹری اتھارٹی کے ماتحت دو سکروٹنی کمیٹیاں (Scrutiny committees) بنائی گئی ہیں، جو کہ نجی سیکٹر میں یونیورسٹیاں اور کالجز قائم کرنے کیلئے درخواستوں پر ضروری کارروائی کرکے ریگولیٹری اتھارٹی اور صوبائی حکومت کو سفارشات بھجواتی ہیں، اس طرح پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو باقاعدہ بنایا جاتا ہے۔

Mr. Speaker: The House is adjourned and we will meet In Sha Allah tomorrow at 09:30 am.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 23 اپریل 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)